عناقید الحبیب

ترجمہ

مفاتیح الغیب

یہ رسالہ دراصل بزبان فارسی جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی تالیفات سے ہے چونکہ بعض مقامات اسکے تشریح طلب تھے نیز بوجہ زبانِ فارسی ہونیکے اکثر برادران ایمانی جو کم استعداد ہیں اسکے معنی اور مطالب تک پہنچتے تھے بنابران عالی جناب مستطاب مولانا مولوی خواجہ **عابد حسین صاحب** مدرس اعلی مدرسۂ منصبیہ میرٹھ کو تکلیف ترجمہ و تشریح دیگئی مولانا صاحب مقدم الوصف نے اب اس رسالہ کو نہایت وضاحت کے ساتھ مثل آئینہ کے صاف کردیا ہے کوئی پیچیدگی باقی نہیں رہنے دی۔ اللہ تعالی جناب موصوف کو جزائے خیر دے اور مومنین کو نفع بخشے ؞

جنوری ۹۵ء در مطبع یوسفی دہلی طبع شد بسنہ ۱۳۱۲

وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو
الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ استخارہ و فال بے ریب و غیب موسوم بہ
عجائب قدرت الغیب
فی ترجمہ
مفاتیح الغیب
مترجمہ مولانا مولوی خواجہ عابد حسین صاحب قبلہ بغرض فائدہ مومنین
بمطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسین طبع شد
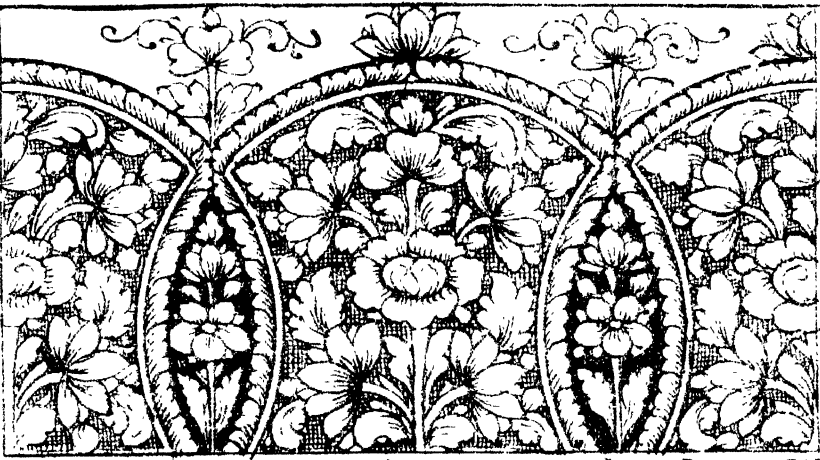
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد خدا کے لئے زیبا ہے جسکے سوائے بندون کی بھلائیون کو کوئی نہین جانتا اور جو شخص اُس سے استخارہ کرتا ہے اور خیر مانگتا ہے اُسکو وہ ذمائی فرماتا ہے اور جو شخص اُس سے مشورہ کرتا ہے اُسکے لئے وہ کافی ہے اور جو اُس سے پناہ مانگتا ہے اُسکو وہ پناہ دیتا ہے اور درود اور رحمت کاملہ محمد و اہلبیت محمد پر جو ان تمام لوگون مین منتخب ہین جنکی دُعا کو خدا قبول فرماتا اور لبیک کہتا ہے جنکا دوست جنتی اور دشمن دوزخی ہے بعد اُسکے مستمد فیوض حمدی محمد باقر مجلسی عفی عنہ خدا اُسکی سیئات کو اور محشور کرے اُسکو اُسکے موالی اور سادات کے ساتھ۔ الواح ارواح برادران ایمانی اور سالکان مسالک قرب یزدانی پر تحریر کرتا ہے کہ چونکہ اخبار متکاثرہ اور احادیث متظافرہ حضرت رسالت پناہ اور عترۃ طاہرہ صلوٰۃ اللہ علیہ و علیہم اجمعین سے فضیلت استخارہ و استشارہ مین جناب مقدس رب الارباب سے اور اُسکے انواع کے بیان مین اس بے بضاعت کی نظرِ قاصر سے گزرین اور اکثر خلق کو اُنپر اطلاع میسر نہین اس سبب سے اُسکے فوائد اور برکات سے محروم رہتے ہین۔ لہذا اس رسالہ

مین جو ایک فاتحہ اور آٹھہ مفتاح پر کہ ہم عدد ابواب بہشت ہین اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے اُن اخبار او ر آثار معتبرہ کو جو اسباب مین وارد ہین ایراد کیا او رمفاتیح الغیب نام رکھا۔ خدا سے مدد مانگتا ہون اور وہی مجھکو کافی ہے اور وہی وکیل اور کفیل ہے اور بندہ درگاہ باری عابد انصاری التماس کرتا ہے کہ یہی ضرورت سے کہ اکثر اہل ہندوستان جو فارسی زبان کو نہین سمجھتے اس رسالہ کے فواید سے بے خبر تھے ربیع الاول ۱۲۸۹ مین رسالہ مذکور کا ترجمہ کیا اور نام اس ترجمہ کا عنایت الحبیب فی ترجمہ مفاتیح الغیب رکھا حق تعالی قبولیت عام اور نفع تام عطا فرمائے ❊

فاتحہ

فضیلت استخارہ کے بیان مین واضح ہو کہ استخارہ کے لغوی معنی طلب خیر کے ہین اور کسی سے اپنے معاملہ مین صلاح پوچھنا او ر استشارہ دوسرے سے رائے لینا ہے ایسے امر مین کہ آدمی کو اسمین تردد واقع ہو تاکہ وہ شخص جس امر مین اس شخص کی صلاح اور بہتری ہووے اشارہ کرے اگرچہ استشارہ بھی برادران مومن سے عمدہ بات ہے چنانچہ بعد اسکے اسکی جانب اشارہ ہوگا لیکن مقصد اصلی اس مقام پر استخارہ کا ذکر ہے۔ یعنی خدائے تعالی سے طلب خیر کرنا اور رجحان اور خوبی اسکی عقل و نقل سے معلوم ہے اسلئے کہ ظاہر بات ہے کہ صانع عالم بنی آدم کے مصالح دین و دنیا کو ہر شخص سے بہتر جانتا ہے اور اسکا لطف و کرم نا متناہی اور جمیع خلق سے بے

نیازی ولاپروائی اور جمیع امور ممکن پر چنمین بندون کی خیر وخوبی ہے قادر ہونا اس بات کا
یقین دلاتاہے کہ وہ ہدایت خیر مین بخل نفرمائیگا خصوصًا جس صورت مین کہ بندہ اپنے
امور کو اُس پر چھوڑ دیوے اُسی سے اپنی صلاح طلب کرے پس مناسب ہے کہ بندہ اپنے
جمیع امور مین اپنے پروردگار سے استخارہ لے۔ طلب خیر کرے اور اپنی مصلحت کو اُسکے
لطف پر حوالہ کردے اور بھی معلوم ہے کہ مقتضائے بندگی اور کمال مرتبہ عبودیت یہہ ہے
کہ اپنے مرادات اور ارادات کو ارادہ حق کے تابع رکھے اور بمقتضائے مَا تَشَآؤُنَ اِلَّآ اَنْ
یَّشَآءَ اللّٰہُ اپنی خواہش سے علیحدہ ہوکر خواہش خدا کو اپنی خواہش پر مقدم رکھے تاکہ
خداوند رحیم اُس بندہ کو اُسکے اوپر نہ چھوڑے اور ہر آسانی اور دشواری مین اُس کے امور کا
منتظم ہو اور بفحوائے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ حقتعالیٰ اُسکے
مہمات کے لئے کافی ہو اور یہہ مرتبہ اعلےٰ مقربان کا درجہ ہے **اور** بہت طریقون سے شیخ
مفید اور سید ابن طاؤس وغیرہ نے جناب صادق علیہ السّلام سے نقل کیاہے کہ حق تعالیٰ
فرماتاہے۔ کہ منجملہ شقاوت اور بدنصیبی بندہ کی یہہ امر ہے کہ کام کرے اور مجھ سے طلب
خیر نہ کرے **اور** سید اور برقی نے بسند ہائے معتبر جناب صادق علیہ السّلام سے
روایت کی ہے جو شخص کسی امر مین بدون استخارہ قدم رکھے اور کسی خرابی مین مبتلا ہو تو
حقتعالیٰ اُسکو اُس مصیبت کا کچھ اجر نہ دیگا **اور** سید نے بسند معتبر اُنھین حضرت سے
نقل کیاہے کہ فرماتے تھے جسوقت کسی امر مین خدا سے طلب خیر کرلیتا ہون پھر پروا نہین
کرتا کہ رحمت ہو یا مصیبت **اور** فرمایا کہ میرے باپ مجھکو استخارہ اسطرح پر تعلیم کرتے
تھے جسطرح قرآن کی سورتین مجھکو سکھلاتے تھے **اور** یہی امام محمد باقر علیہ السّلام سے
منقول ہے کہ ہم استخارہ کو قرآن کی سورتون کی طرح سیکھتے ہین **اور** بسند صحیح حضرت

صادق سے روایت ہی کہ جو بندہ خدا سے طلب خیر کرتا ہے ضرور خدا اُسکے لئے خیر کو میسر فرماتا ہے اگرچہ وہ نہ چاہے اور شیخ طوسی نے بسند معتبر جناب امیر المومنین سے نقل کیا ہے کہ جب رسولخدا صلعم نے مجھکو یمن کو بھیجا وصیت فرمائی تھی کہ یا علی حیران نہین ہوتا وہ شخص جو خدا سے استخارہ کرے یعنی خیر مانگے اور پشیمان نہین ہوتا وہ شخص جو دوسرے سے صلاح اور مشورہ کرلیتا ہے اور واضح رہے کہ جب آدمی حقتعالی سے طلب خیر کرچکے تو پھر چاہئے کہ جو ہی کچھ ہو اُسپر رضی رہے اور سمجھے کہ اسی مین خیر تھی جو واقع ہوا گو اُسکی نظر مین برا معلوم ہووے اور اُسکی خواہش کے موافق نہوا اور برقی نے محاسن مین بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ سبسے زیادہ دشمن خلق مین خدا کے نزدیک وہ شخص ہے کہ خدا تعالی کو متہم کرے اور اُس پر گمان بد لیجاوے راوی نے عرض کیا کہ ایسا کون شخص ہے کہ خدا تعالی پر گمان بد کریگا حضرت نے فرمایا کہ کیون نہین جو شخص خدا سے طلب خیر کرے بعد اُسکے جو پیش آوے اُس پر رضی نہو اپنی خیر خواہی مین خدا پر بدگمان ہے یا اُسکو اپنی خیر کا عالم نہین جانتا اور سید ابن طاوس نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے جو شخص میرے قضا و قدر پر راضی نہوا اور میری نعمتونکا شکر نہ بجالاوے اور میری ڈالی ہوئی مصیبتون مین صبر نکرے اُسکو چاہئے کہ میرے سوا دوسرا خدا تلاش کرے اور جو شخص میری قضا و قدر پر رضی ہو اور میری نعمتونکا شکر ادا کرے اور مصائب پر صابر رہے اُسکا نام صدیقون مین درج کرونگا اور حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کسی کام مین خدا سے طلب خیر کرے پھر دو باتون مین سے ایک بات جو ظہور مین آئے اور اُسکے دل مین اُسکی بابت کچھ شبہ گزرے یا ناپسند ہو وہ حقتعالے پر بدگمان ہے اپنے معاملہ مین اور کلینی نے بسند صحیح جناب

صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ خدا کی نزدیک بڑا دانا وہ شخص ہے جو اُسکی قضا پر رضی ہو
اور دوسری سند صحیح سے جناب زین العابدینؑ سے نقل کیا ہے کہ صبر کرنا اور خدا سے
رضی رہنا بندگی کا سر ہے اور جو شخص کہ بلا مین صبر کرے اور رضی برضائے الٰہی ہو جو
کچھ وہ حکم کرے اور مقدر فرمائی خواہ اُسکی خواہش کے موافق ہو یا مخالف تو حقتعالےٰ
اُسکے لئے اُس بات کو مقدر کریگا جو اُسکے حق مین بہتر ہے خواہ اُسکو پسند ہو یا نہ ہو اور
واضح رہے کہ استخارہ چند قسم پر ہے **اوّل قسم** یہ ہے کہ جس کام کے کرنیکا ارادہ رکھتا ہو
جنابِ مقدسِ الٰہی سے متوسل ہو اور اُس امر مین اپنی خیر حقتعالیٰ سے طلب کرے
بعد اُسکے جو پیش آئے اُسپر رضی ہو خواہ میسر آوے یا نہ میسر آوے مصلحت ہو اُسکی رائے
مین یا مفسدہ اُسمین فائدہ ہو یا نقصان اسلئے کہ چونکہ اُس نے اپنے معاملہ کو عالم الخفیات
کے حوالہ کیا ہے تو اب چاہئے کہ رضی برضا رہے خواہ کچھ ہی ہو۔ اور یقین کرے کہ حقتعالےٰ
اُسکے خیر کو بہتر جانتا ہے **مترجم** بلکہ انشاءاللہ ان قسم اول کی دعاؤنکو پڑھ کر کام
کرنے مین اول تو یہی امید کیجاتی ہے کہ حسب مراد ہو لیکن اگر کبھی احیاناً خلافِ منشا اور
مراد کے واقع ہو تو اُسکو عین صلاح اور فلاح سمجھنا چاہئے استخارہ طلب خیر ہے یعنی الٰہی
خیر کرنا طلب مراد نہین کہ جو ہمارا مقصد ہے وہ بر لانا پس عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ
خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ بہت سی چیزین ہین کہ جنکو ہم خیر سمجھتے ہین اور
در حقیقت خیر نہین ہوتی بلکہ اکثر اوقات دنیا ہی مین بلکہ بہت جلد اُسکا حال منکشف
ہو جاتا ہے کہتے ہین ایک امیدوار کو ایک حاکم ماتحت نے بار بار الحاح و اصرار کرنے پر
برہم ہو کر دربار سے ہٹوا کر نکلوا دیا کہ اس اثنا مین حاکم بالا دست کی سواری آ پہنچی اُسنے
بعد استکشاف معاملہ حاکمِ ماتحت کو بہت سرزنش کی اور عرائض اُمیدواران کو

استخارہ کی اقسام

لیکر تین دفعہ قرعہ ڈالا تینون دفعہ اُسی اُمیدوار کا نام نکلا پس جس امر کو اول وہلہ مین امیدوار مذکور اپنے حقمین بُرا سمجھا تھا نتیجہ اور انجام مین وُہی امر اُسکی بہبودی کا مقدمہ اور ذریعہ ٹھیرا **دوسری قسم** یہہ ہے کہ استخارہ اور طلب خیر کے بعد دل مین غور کرے جو کچھہ اُسکے دل مین قرار پاوے اُسپر عمل کرے **تیسری قسم** یہہ ہے کہ استخارہ اور طلب خیر کے بعد کسی مومن سے مشورہ کرے جو کچھہ وہ کہے اُسپر عمل کرے **چوتھی قسم** یہہ ہے کہ قرآن یا تسبیح یا گولیون سے یا پرچے سے خیر و شر کو معلوم کرے جس کی تفصیل آئندہ ہوگی **متمہ** چونکہ چوتھی قسم کی چار شکلین ہین لہذا سات قسم ٹھیرتی ہین ورنہ بتعمق نظر سے یہہ چوتھی قسم بھی تیسری قسم کا ایک شعبہ ہے یعنی استخارہ بمعنی استشارہ کا پس استخارہ کی تین قسمین رہنگی اور زیادہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ استخارہ یعنے طلب خیر کے دو معنی ہین اوّل استخارہ یعنی خدا سے خیر مانگنا کہ الٰہی خیر کرنا دوسری استخارہ بمعنی استشارہ یعنی خدا سے خیر پوچھنا جسکی چند صورتین ہین **اول** الہام و القاء خیر خود اُسی شخص کے دل مین جسکو مُلّا نے قسم دوم استخارہ قرار دیا ہے **دوسری** القائے خیر کسی اور مومن کی زبان پر جسکو تیسری قسم فرمایا **تیسری** الفاظ قرآن یا گولی پرچہ وغیرہ سے خیر معلوم کرنا جو چوتھی قسم ہے بہرحال مُلّا فرماتے ہین کہ اکثر احادیث استخارہ کی پہلی ہی قسم پر دلالت کرتی ہین بلکہ بعضے علما مثل شیخ مفید و ابن ادریس اور محقق ابوالقاسم رضوان اللہ علیہم کے پہلی تینون قسمون کے سوا اور اقسام مین تردد و تامل کرتے ہین بلکہ ابن ادریس ناجائز ہونیکو ترجیح دیتے ہین لیکن اکثر علما چوتھی صورت کو بھی جائز رکھتے ہین بلکہ مستحسن جانتے ہین اور کتب فقہ اور دعائین ہر ایک قسم کی استخارون کی کیفیت اور طریقون کو ذکر کرتے ہین آخر شیخ شہید اور ابن طاوس نے تو ابن ادریس پر اس انکار کی بابت شد و مد سے طعن کیا ہے **مجلسی** فرماتے ہین حق یہہ

ہے چونکہ احادیث ہر ایک باب مین وارد ہوئی ہین تو کسی قسم کے استخارہ کا انکار نہین ہوسکتا
لیکن عمدہ شقوق استخارہ شق اول ہی جو اس زمانہ مین متروک ہی امترجم شق چہارم سوم
مین اور دوم چہارم کی شقوق مین داخل ہے اور شق سوم استخارہ اور استشارہ کسے مرکب ہے
اور چہارم در اصل استخارہ نہین بلکہ تفاول اور استشارہ ہے اور فال اور مشورہ اور چیز ہین اور
استخارہ اور بات ہے پس ان بزرگون نے جو انکار کیا ہے شاید انکو ان احادیث کا انکار نہین
اور نہ ان طریقون پر اعتراض ہے بلکہ مطلب انکا یہہ ہے کہ یہہ استخارہ نہین بلکہ استشارہ ہے
یا توجہ۔ اور چونکہ کل روایات جو اس باب مین وارد ہین اخبار احاد سے ہین لہذا ابن ادریس نے
اپنی اصول کے موافق کہ وہ اخبار احاد کو حجت نہین جانتے اصل جواز کا بھی انکار کیا تو عجب
نہین خصوصًا اس نظر سے کہ یہہ استخارہ کیا استجازہ یعنی طلب اذن ہے یا استغابہ یعنی غیب کا
حال پوچھنا ہے اور اس نیت سے عجب نہین کہ سب کے نزدیک منع ہو پس انصافًا طعن شہید
وسید کا اپنے محل پر واقع نہین وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ اُمُوْرِہٖ +

پہلی مفتاح

نوع اول یعنی استخارہ مطلقہ یعنی خیر مانگنے کے طرق کے بیان مین مترجم مطلقہ کے یہہ معنے
ہین کہ تردد وغیرہ کی صورت سی مقید نہین یا یہہ کہ گولی پرچہ وغیرہ سے اسکو تعلق نہین یا یہ
کہ خیر مطلق کے طلب ہے قضا و قدر مین خیر کا طالب ہے بہرحال اس استخارہ کے چند طریق ہین
اول وہ ہے جسکو ملا اسید سے اور سید علی بن طاؤس بسند صحیح ابن ابی یعفور سے
نقل کرتے ہین کہ اس نے کہا مینے حضرت صادق علیہ السلام کو استخارہ کی کیفیت بیان کرتے
ہوئے سُنا کہ حضرت نے فرمایا تعظیم اور تمجید اور حمد خدا بجا لا کر محمد و آل محمد پر درود بھیجے بعد

اُسکے یہہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ پس حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی امر سخت
پیش آوے کہ جسمین خوف ہو تو سو مرتبہ ورنہ تین مرتبہ کہے مُلّا فرماتے ہین کہ سو اور تین مرتبہ کا
تعلق اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ کے لفظ سے ہی اور اگر کل دعا کو تکرار کرے تو شاید بہتر ہو
اور اگر دعا سے پہلے یہہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تو شاید برا نہو **مترجم** شاید اوسلئے
تعظیم وتمجید وتحمید مامور بہا کی غرض سے مُلّا نے تسبیح اربعہ کا حکم دیا ہے یا کوئی اور
وجہہ ہو مثلاً کسی حدیث مین وارد ہوا ہو ورنہ امور توقیفیہ مین کمی وزیادتی خالی جرأت
سے نہین اور ملا کی شان اس سے ارفع تر ہے اور بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت
ہے جو شخص ایک دفعہ اپنی خیر خدائے عزوجل سے طلب کرے اور جو کچھ خدا کرے اُسپر
راضی ہو تو البتہ خدائے تعالی جو چیز اُسکے حق مین خیر ہے اُسکو مہیا کریگا اور دوسری
سند معتبر سے منقول ہے کہ محمد طیار نے خدمت مین جناب صادق علیہ السلام کی عرض
کیا کہ ہمنے سُنا ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو کوئی کسی امر مین سو مرتبہ حقتعالی سے طلب خیر کرے
خدائے عزوجل اُس کی خیر کو اسکے سامنے لائیگا حضرت نے فرمایا کہ اگر ایک مرتبہ بھی طلب
خیر کریگا۔ تو حقتعالی اسکی خیر کو اس تک پہنچائیگا **اور بچند** صحیح اسناد سے امام محمد باقر علیہ السلام
سے نقل ہے کہ استخارہ یعنی طلب خیر ظہر کے نوافل کی رکعتون سے ہر ایک رکعت مین
خوب ہے، **ملا** فرماتے ہین کہ شاید سجدہ مین طلب کرنا مراد ہو **چنانچہ** مکارم الاخلاق
مین اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت
کیا ہے کہ مناسب ہے کہ نافلہ صبح کے آخر سجدہ مین سو مرتبہ یا ایک مرتبہ اس طرح پر

حقتعالی سے طلب خیر کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
پس پچاس مرتبہ کہے اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ پھر حمد وصلوٰۃ مذکورہ کو اعادہ کرے اور
اکاون مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ کو پڑھے سید رحمہ اللہ نے اس روایت کو نقل
کرکے فرمایا کہ بعد اسکے یہہ کہنا چاہئے اَللّٰهُمَّ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ وَیَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ وَیَا اَسْرَعَ
الْحَاسِبِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَخِرْلِیْ فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ اَرَدْتُ
اگر ممکن ہو تو اپنے مطلب کو بھی عربی زبان مین ذکر کرے اور بعد اسکے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ رَبِّ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَخِرْلِیْ فِیْ اَمْرِیَ الَّذِیْ اَرَدْتُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
خِیَرَةً فِیْ عَافِیَةٍ اور اگر ہو سکے تو پھر اپنی حاجت کو بجائے فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ
اَرَدْتُ کے بیان کرے **مترجم** جیسا کہ حسب منطوق روایت مکارم سجدہ مین طلب
خیر کرنا محتمل ہے یہہ بھی احتمال ہے کہ روایت مذکورۂ صدر مین قنوت مین طلب
خیر کرنا مراد ہو اور سجدہ مین طلب کرنا جو دوسری روایات مین حکم آیا ہے وہ علیحدہ
طریقہ ہو ولیکن ہر ایک رکعت کے لفظ سے احتمال اول راجح ہے المقصود پھر ملّا فرماتے
ہین کہ مکارم الاخلاق مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کیفیت استخارہ
کے بیان مین کہ دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر بعد اسکے سو مرتبہ کہے اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بعد اسکے
کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ هَمَمْتُ بِاَمْرٍ قَدْ عَلِمْتَهٗ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ
فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ کَرِهَتْ نَفْسِیْ اَمْ اَحَبَّتْ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
پس جس کام کا ارادہ کیا ہے اُس پر عزم کرے یعنی آمادہ اور چست ہو جاوے اور نقل

ہے کہ ایک شخص حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین
قربان ہون کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کام کرنے کے بعد پشیمان ہونا پڑتا ہے حضرت نے
فرمایا تو استخارہ کیون نہین کرلیا کرتا اُس شخص نے عرض کیا قربان ہوجاؤن استخارہ
کسطرح کرون فرمایا جب تو صبح کی نماز پڑھچکے تو ہاتھ اُٹھاکر مُنھ کے برابر لا اور کہہ اَللّٰھُمَّ
اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّخِرْلِیْ
فِیْ جَمِیْعِ مَا عَزَمْتُ بِهٖ مِنْ اُمُوْرِیْ خِیَارَ بَرَکَةٍ وَّعَافِیَةٍ اور
حضرت محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت علی ابن الحسین کسی حج یا عمرہ یا بندہ
آزاد کرنے یا خریدنے یا بیچنے کا ارادہ کرتے تھے تو وضو کرکے دو رکعت نماز استخارہ پڑھتے
پہلی رکعت مین الحمد کے بعد سورہ الرحمان اور دوسری مین سورہ حشر پڑھتے تھے اور بعد
نماز کے دو سو مرتبہ باین عبارت حقتعالےٰ سے طلب خیر کرتے تھے اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ یا اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ
بِرَحْمَتِهٖ خِیَرَةً فِیْ عَافِیَةٍ بعد اسکے چارون قل پڑھتے تھے پھر یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
قَدْ هَمَمْتُ بِاَمْرٍ قَدْ عَلِمْتَهٗ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ
فَاقْدِرْهُ لِیْ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ
رَبِّ اعْزِمْ لِیْ عَلٰی رُشْدِیْ وَاِنْ کَرِهَتْ اَوْ اَحَبَّتْ ذٰلِكَ نَفْسِیْ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
بعد اسکے اُس کام پر متوجہ ہوتے تھے اور اُسکا عزم فرماتے تھے **مترجم** اگر کسیکو یہ
سورتین یاد نہون تو قرآن شریف ہاتھ مین لیکر پڑھ سکتا ہے کہ سنتی نمازون مین عام
قاعدہ ہے **اور** سید ابن طاؤس نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے نقل کیا
ہے کہ جب کوئی شخص کسی مطلب کو پورا ہوگا یا عالم سے چاہے تو اُسی روز ساٹھ مسکینون کو

فی مسکین ایک صاع تصدق کرے پھر رات کے وقت جب تہائی رات باقی رہے غسل
کرے پھر ادنٰی درجہ کا لباس جو اُسکے نوکر چاکر یا سب ادنٰی آدمی اُسکے گھر کے پہنتے ہون
پہنے اور پاجامہ کی عوض شاید اس نظر سے کہ مسلمانونکا اصلی لباس ہے یا کسی اور مصلحت
سے ہو لنگی باندھے اور دو رکعت نماز بجالائے دوسری رکعت کے پہلے سجدہ مین لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ کہے اور حقتعالے کو عظمت اور کبریائی سے یاد کرے مُلّا فرماتے ہین اور دور نہین کہ
بعد ذکر سجدون کے تسبیحات اربعہ اور لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
پڑھے تو خوب ہو پس گناہان گزشتہ کو جو یاد آئین دل مین خیال کرے اور حقتعالی سے
طلب مغفرت کرے اور اگر مجملاً کہدے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا تَعْلَمُ مِنْ ذُنُوْبِیْ شاید کافی
ہو پس فرمایا کہ جب دوسرے سجدہ مین جائے تو سَو مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ
پس جو حاجت کہ رکھتا ہو خدا سے طلب کرے اور ہر سجدہ مین جانے کے وقت لُنگی کو
گھٹنون سے سرکا لیا کرے کہ زانو زمین کو لگین اور لُنگی کا پچھلا رخ بھی پنڈلیون اور
زانو کے بیچمین کر لے کہ کل زانو اور قدم اُسکے خاک پہ لگین مترجم اس نماز پر نماز حاجت کا
بھی احتمال ہوتا ہے اور نماز استخارہ کا بھی بہرحال مطلب ایک ہے اور سند اور متن سے
معلوم ہوتا ہے کہ تیر بہدف ہو تو عجب نہین اور علی ابن ابراہیم نے تفسیر مین اور
حمیری نے قرب الاسناد مین روایت کی ہے علی ابن اسباط سے کہ وہ کہتے ہین کہ مین امام
علی رضا علیہ السلام کی خدمت مین گیا اور مین نے عرض کیا کہ مین مصر کو جانا چاہتا ہون
اور یہہ تردد ہے کہ دریا کی راہ سے جاؤن یا خشکی سے حضرت نے فرمایا کہ مسجد رسول خدا
مین خلاف وقت نماز واجب کے جاکر دو رکعت نماز پڑہ بعد اُسکے ایک سو ایک مرتبہ کہہ
اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ اور حمیری کی روایت مین سَو مرتبہ ہے مترجم شان سوال وجواب سے

ظاہر ہے کہ اقسام آیتہ سے اسکا تعلق ہے اور ذیل حدیث سے کچھ ساقط ہو گیا ہے اور اس
وجہ سے جناب ملا نے یہان ذکر کیا اور حمیری نے صحیح سند سے حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت کیا ہے کہ جو شخص مرقد منور امام حسین علیہ السلام کے سرہانے سو مرتبہ استخارہ
اور طلب خیر کرے اور پھر حمد اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا کرے البتہ خدائے تبارک و تعالےٰ
خیر کو اُسکے لئے مُیسّر کریگا اور اُسکے دل مین ڈالیگا ملا فرماتے ہین اگر اسطرح سو مرتبہ طلب
خیر کرے اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ اور بعد اُسکے کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ
الْکَرِیْمُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
شاید موافق حدیث کے عمل ہو جائے پس درود بھیجے اور خدا سے طلب خیر کرے اور دعائے
ذیل کو پڑھے چنانچہ اسی حدیث صحیح مین مذکور ہے کہ راوی نے کہا کہ مین نے جناب صادق
علیہ السلام کو استخارہ مین اس دعا کو پڑھتے سنا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَخِیْرُکَ
بِعِزَّتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ
کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ
وَاِنْ کَانَ شَرًّا لِّیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاقْضِ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَرَضِّنِیْ بِہٖ
حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ اور کلینی اور شیخ نے صحیح سند جناب صادق
علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کے طلب خیر کرے پس خدا کی قسم کھا کر
کہتا ہون کہ جو مسلمان خدا سے طلب خیر کرتا ہے حق تعالےٰ اُسکی خیر کو اُسکے سامنے لاتا ہے
اور حاضر کرتا ہے اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ نے معتبر سند سے حضرت
صادق سے نقل کیا ہے کہ جو شخص ستر مرتبہ اس دعا کو طلب خیر کے لئے پڑھے البتہ جو
بات اُسکے حق مین خیر ہو گی حقتعالیٰ اُسکو مقدر فرمائیگا دعا یہ ہے یَآ اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ

وَیَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ وَیَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَخِرْلِیْ فِیْ اَمْرِ الَّذِیْ اَرَدْتُّہٗ
اور مکارم الاخلاق مین بھی یہی روایت کو نقل کیا ہے اور اُسکے آخر مین لکھا ہے پس
سجدہ مین جاکر سو مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ وَاَسْتَقْدِرُ اللّٰهَ فِیْ عَافِیَةٍ بِقُدْرَتِهٖ
پڑھے پس متوجہ اُس کام کا ہو کہ جو کچھ پیش آئے گا اُسمین خیر ہوگی اور خدا پر بدگمانی نہ کرنا
اُس بات پر جو پیش آوے اسلئے کہ تیری خیر اُسی مین ہے اور وہی تیرے حق مین بہتر تھا
اور شیخ نے بسند معتبر حضرت محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام جب کسی کام کا ارادہ کرتے تھے جیسے حج یا عمرہ یا کوئی خرید و فروخت یا کسی غلام کو
آزاد کرنا تو وضو کرتے تھے اور دو رکعت نماز استخارہ پڑھتے تھے اور اُن دو رکعت نماز استخارہ
پڑھتے تھے اور اُن دو رکعت مین سورۂ حشر و سورۂ الرحمان پڑھ کر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے بعد اسکے یہہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنْ
کَانَ الْاَمْرُ الَّذِیْ اَرَدْتُّ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ
فَیَسِّرْهُ لِیْ عَلٰی اَحْسَنِ الْوُجُوْهِ وَاَجْمَلِهَا وَاِنْ کَانَ الْاَمْرُ الَّذِیْ اَرَدْتُّ شَرًّا لِّیْ
فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ عَلٰی
اَحْسَنِ الْوُجُوْهِ رَبِّ اَعْزِمْ عَلٰی رُشْدِیْ وَاِنْ کَرِهَتْ ذٰلِکَ اَوْ اَبَتْهُ نَفْسِیْ
اور برقی اور سید نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے مگر دعا مین اختصار کیا ہے اسیواسطے
ملا نے روایت شیخ کو نقل کیا ہے اور ابن بابویہ وغیرہ نے بسند حسن حضرت صادق سے
روایت کی ہے کہ جسوقت تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھکر
حمد و ثنا الٰہی بجالائے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ هٰذَا الْاَمْرُ

خَیْرًا لِی فِی دِیْنِی وَ دُنْیَایَ فَیَسِّرْہُ لِی وَ قَدِّرْہُ لِی وَ اِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ
راوی نے عرض کیا ان دونو رکعتون مین کون سورہ پڑھون فرمایا جو سورہ تیرا جی چاہی
وہ پڑھ خواہ قل ہو اللہ خواہ قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ ثواب مین تہائی قرآن
کے برابر ہے اور ابن بابویہ او رسید نے روایت کی ہے کہ محمد ابن خالد قسری نے حضرت صادق
سے استخارہ کے طریق کو سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ نماز شب کی پچھلی رکعت کے سجدہ مین
ایک سو ایک مرتبہ پڑھ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ اور دوسری روایت مین سو مرتبہ
اور دوسری سند معتبر سے نقل کیا ہے کہ جناب صادق علیہ السلام جب کسی غلام یا جانور
کے خریدنے کا ارادہ فرماتے تھے یا کوئی اور آسان کام ہوتا تھا تو اُس کے لئے سات مرتبہ
طلب خیر حقتعالی سے کرتے تھے اور اگر کسی امر عظیم کا ارادہ کرتے تھے تو سو مرتبہ طلب خیر کرتے
تھے اور اقل درجہ اسکی عبارت اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ ہے اور قرب الاسناد مین معتبر
سند سے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص حضرت کی خدمت
مین آیا اور عرض کیا قربان جاؤن میرا ارادہ سفر کا ہے مین چاہتا ہون کہ آپ مجھکو استخارہ
تعلیم فرمائے اگر میری خیر اس سفر مین ہو تو حقتعالی اسکو میرے لئے میسر کرے اور اگر میرے
لئے شر لکھا ہو تو اسکو مجھسے دفع فرمائے حضرت نے فرمایا کیا تو اس سفر مین جانا ہی
چاہتا ہے راوی نے عرض کیا کہ ہان فرمایا اس دعا کو پڑھ تا کہ یہہ سفر تیرے لئے خیر اور بہتر ہو
اَللّٰهُمَّ قَدِّرْ لِی مَا اَرَدْتُّ وَ اجْعَلْہُ خَیْرًا لِی فَاِنَّکَ تَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِکَ
اور سید ابن طاؤس نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نماز استخارہ
کے بعد یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَ اَقْوَامًا یَلْجَاؤُنَ اِلٰی مَطَالِعِ النُّجُوْمِ
لِاَوْقَاتِ حَرَکَاتِہِمْ وَ سُکُوْنِہِمْ وَ تَصَرُّفِہِمْ وَ حَلِّہِمْ وَ عَقْدِہِمْ وَ خَلَقْتَنِیْ

أبرأ إليك من اللجاء إليها ومن طلب الاختيارات بها وتيقن أنك لم
تطلع أحداً على غيبك في مواقعها ولم تسهل له السبيل إلى تحصيل
أفاعيلها وأنك قادر على نقلها في مدارتها في مسيرها عن
السعود العامة والخاصة إلى النحوس ومن النحوس الشاملة والمفردة
إلى السعود لأنك تمحو ما تشاء وتثبت وعندك أم الكتاب ولأنها
خلق من خلقك وصنعة من صنيعك وما أسعدت من اعتمد على
مخلوق مثله واستمد الاختيار لنفسه وهم أولئك ولا أشقيت من
اعتمد على الخالق الذي أنت هو لا إله إلا أنت وحدك لا شريك لك
وأسألك بما تملكه وتقدر عليه وأنت به ملي وعنه غني وإليه غير
محتاج وبه غير مكترث من الخيرة الجامعة للسلامة والعافية و
الغنيمة لعبدك من حدث الدنيا التي إليك ليس فيها ضرورته
لمعاشه ومن خيرات الآخرة التي عليك فيها معوله وأنا هو عبدك
اللهم فتول يا مولاي اختيار خير الأوقات لحركتي وسكوني ونقضي
وإبرامي وسيري وحلولي وعقدي وحلي واشدد بتوفيقك عزمي وسدد
فيه رأيي واقذفه في فؤادي حتى لا يتأخر ولا يتقدم وقته عني وأبرم من
قدرتك كل نحس يعرض بحاجز حتم من قضائك يحول بيني وبينه
ويباعده مني ويباعدني منه في ديني ونفسي ومالي وولدي وإخواني وأعم
به من الأولاد والأموال والبهائم والأعراض وما أحضره وما أغيب عنه مما
أستصحبه وما أخلفه وحصني من كل ذلك بعياذك من الآفات والعاهات

وَالْبَلِيَّاتِ وَمِنَ التَّغَيُّرِ وَالتَّبْدِيلِ وَالنَّقِمَاتِ وَالْمَثُلَاتِ وَمِنْ كَلِمَتِكَ
الْحَالِقَةِ وَمِنْ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ وَمِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ
شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنَ الْخَطَاءِ وَالزَّلَلِ فِي قَوْلِي وَفِعْلِي وَمَلِّكْنِي الصَّوَابَ
فِيهِمَا بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
الْحَلِيمِ الْكَرِيمِ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَظِيمِ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ حِرْزِي وَعَسْكَرِي بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ سُلْطَانِي وَمَقْدُرَتِي
بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ عِزِّي وَمَنَعَتِي اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْعَالِمُ بِجَوَائِلِ فِكْرِي
وَجَوَائِشِ صَدْرِي وَمَا يَتَرَجَّحُ فِي الْإِقْدَامِ عَلَيْهِ وَالْإِحْجَامِ عَنْهُ مَكْنُونُ
ضَمِيرِي وَسِرِّي وَأَنَا فِيهِ بَيْنَ خَيْرٍ أَرْجُوهُ وَشَرٍّ أَتَّقِيهِ وَسَهْوٍ يُحِيطُ بِي وَدِينٍ
أَحُوطُهُ فَإِنْ أَصَابَتْنِي الْخِيَرَةُ الَّتِي أَنْتَ خَالِقُهَا لِتَهَبَهَا لِي لَا حَاجَةً بِكَ إِلَيْهَا بَلْ
بِجُودٍ مِنْكَ عَلَيَّ بِهَا غَنِمْتُ وَسَلِمْتُ وَإِنْ أَخْطَأَتْنِي خَسِرْتُ وَعَطِبْتُ اَللّٰهُمَّ وَ
أَرْشِدْنِي مِنْهُ إِلَى مَرْضَاتِكَ وَطَاعَتِكَ وَأَسْعِدْنِي فِيهِ بِتَوْفِيقِكَ وَ
عِصْمَتِكَ وَاقْضِ بِالْخَيْرِ وَالْعَافِيَةِ وَالسَّلَامَةِ التَّامَّةِ الشَّامِلَةِ
الدَّائِمَةِ لِي فِيهِ حَتْمَ قَضِيَّتِكَ وَنَافِذَ عَزْمِكَ وَمَشِيَّتِكَ وَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنَ
الْعِلْمِ بِالْأَوْفَقِ مِنْ مَبَادِيهِ وَعَوَاقِبِهِ وَمَفَاتِحِهِ وَخَوَاتِمِهِ وَمَسَالِمِهِ وَمَعَاطِبِهِ
وَمِنَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ وَأُقِرُّ أَنَّهُ لَا عَالِمَ وَلَا قَادِرَ عَلَى سَدَادِي سِوَاكَ فَأَنَا
أَسْتَهْدِيكَ وَأَسْتَعِينُكَ وَأَسْتَقْضِيكَ وَأَسْتَكْفِيكَ وَأَدْعُوكَ وَأَرْجُوكَ وَمَا تَاهَ
مَنِ اسْتَهْدَاكَ وَلَا ضَلَّ مَنِ اسْتَقْضَاكَ وَلَا وَهَى مَنِ اسْتَكْفَاكَ وَلَا خَابَ
مَنْ دَعَاكَ وَلَا أَخْفَقَ مَنْ رَجَاكَ فَكُنْ لِي عِنْدَ أَحْسَنِ ظُنُونِي وَآمَالِي فِيكَ

یا ذا الجلال والاکرام انک علی کل شیء قدیر واستنھضت لمھمی ھذا
ولکل مھم اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
پڑھ کر الحمد اور قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس اور قل ھو اللہ اور تبارک الذی پڑھ
بعد اسکے کہے واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ
حجابا مستورا وجعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا
واذا ذکرت ربک فی القرآن وحدہ ولوا علی ادبارھم نفورا اولئک ھم
الغافلون افرایت من اتخذ الھہ ھواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی
سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا
تذکرون من اظلم ممن ذکر بآیات ربہ فاعرض عنھا ونسی ما
قدمت یداہ انا جعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا
وان تدعھم الی الھدی فلن یھتدوا اذا ابدا الذین قال لھم الناس
ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم
الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللہ
واللہ ذو فضل عظیم فاضرب لھم طریقا فی البحر یبسا لا تخاف درکا ولا
تخشی لا تخافا اننی معکما اسمع واری واستنھضت لمھمی ھذا ولکل مھم
اسماء اللہ العظام وکلماتہ التوام وفواتح سور القرآن وخواتیمھا و
محکماتھا وفوارعھا وکل عوذۃ تعوذ بھا نبی او صدیق حم شاھت
الوجوہ وجوہ اعدائی فھم لا یبصرون وحسبی اللہ ثقۃ وعدۃ ونعم الوکیل
والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین

جناب مُلّا فرماتے ہین کہ ہر ایک سورہ کے اوّل ہین بسم اللہ کا اعادہ کرتا جاوے تو شاید بہتر ہو
اور مضمون دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ دفع شر اعداء کے لئے بھی اس دعا کو پڑھنا مناسب ہے
اور سیّد نے بسند معتبر امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے حضرت نے اپنے باپ سے
اُنہون نے حضرت صادقؑ سے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے جس کام کا ارادہ کرے اُسکا انجام
حسب مراد اور دلخواہ ہوگا اَللّٰھُمَّ اِنَّ خِیَرَتَکَ تُنِیْلُ الرَّغَائِبَ وَتُجْزِلُ الْمَوَاھِبَ
وَتُطِیْبُ الْمَکَاسِبَ وَتُغْنِمُ الْمَطَالِبَ وَتَھْدِیْ اِلٰی اَحْمَدِ الْعَوَاقِبِ
وَتَقِیْ مِنْ مَحْذُوْرِ النَّوَائِبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ فِیْمَا عَقَدَ عَلَیْہِ رَأْیِیْ وَ
وَقَادَنِیْ اِلَیْہِ ھَوَایَ فَاَسْئَلُکَ یَارَبِّ اَنْ تُسَھِّلَ لِیْ مِنْ ذٰلِکَ مَا تَعَسَّرَ وَاَنْ تُعَجِّلَ مِنْ ذٰلِکَ
مَا تَیَسَّرَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ یَارَبِّ الظَّفَرَ فِیْمَا اسْتَخَرْتُکَ فِیْہِ وَعَوْنًا بِالْاِنْعَامِ فِیْمَا دَعَوْتُکَ وَاَنْ
تَجْعَلَ یَارَبِّ بُعْدَہٗ قُرْبًا وَخَوْفَہٗ اَمْنًا وَمَحْذُوْرَہٗ سِلْمًا فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا
اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ یَکُنْ
ھٰذَا الْاَمْرُ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاجِلِ الدُّنْیَا وَاٰجِلِ الْاٰخِرَۃِ فَسَھِّلْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ
عَلَیَّ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَقَدِّرْ لِیْ فِیْہِ الْخِیَرَۃَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور بھی سیّد اجل نے روایت کیا ہے محمد ابن مظفر لہ الاجر سے وہ فرمان کہ جو جناب
صاحب الامر علیہ السلام کے ہان سے ظاہر ہوا اُسمین دعائے ذیل درج تھی اور نماز حاجت
مین بھی اس دعا کو پڑہ سکتے ہین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ
عَزَمْتَ بِہٖ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتَ لَھُمَا ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا قَالَتَا
اَتَیْنَا طَائِعِیْنَ وَبِاسْمِکَ الَّذِیْ عَزَمْتَ بِہٖ عَلٰی عَصَا مُوْسٰی فَاِذَا ھِیَ
تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ صَرَفْتَ بِہٖ قُلُوْبَ السَّحَرَۃِ

الیک حتی قالوا آمنا برب العالمین رب موسی وهارون انت الله رب
العالمین واسئلک بالقدرة التی تبلی بها کل جدید وتجدد بها کل
بال واسئلک بکل حق هو لک وبکل حق جعلته علیک ان کان هذا
الامر خیرا لی فی دینی ودنیای واخرتی ان تصلی علی محمد وآل محمد وتسلم
علیهم تسلیما وتهیئه لی وتسهله علی وتلطف لی فیه برحمتک یا ارحم
الراحمین وان کان شرا لی فی دینی ودنیای واخرتی ان تصلی علی محمد
وآل محمد وتسلم علیهم تسلیما وان تصرفه عنی بما شئت وکیف شئت
وان ترضنی بقضائک وتبارک لی فی قدرک حتی لا احب تعجیل شیء
اخرته ولا تاخیر شیء عجلته فانه لا حول ولا قوة الا بک یا علی یا عظیم یا ذا الجلال والاکرام
اور شیخ طوسی نے مجالس مین روایت کی ہے امام علی نقی سے کہ حضرت صادق نے
فرمایا کہ میرے باپ استخارہ مین یہہ دعا پڑھا کرتے تھے اللهم ان خیرتک تنیل الرغائب
وتجزل المواهب وتغنم المطالب وتطیب المکاسب وتهدی الی احمد العواقب
وتقی من محذور النوائب اللهم یا مالک الملوک استخیرک فیما عزم رأیی
علیه وقادنی هوای الیه فسهل من ذلک ما توعر ویسر منه ما تعسر
واکفنی فی استخارتی اللهم وادفع عنی کل ملم واجعل عاقبة امری غنما
ومحذوره سلما وبعده قربا وجدبه خصبا اعطنی یا رب لواء الظفر فیما
استخرتک فیه وفوز الانعام فیما دعوتک له ومن علی بالافضال فیما
رجوتک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب
اور شیخ کفعمی نے کتاب بلد الامین مین حضرت امام رضا سے جو دعائین اور وسائل

نقل کئے ہین مومنین استخارہ کے لئے اس دعا کو نقل کیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ خِیَرَتَکَ فِیْمَا
اَسْتَخِیْرُکَ فِیْہِ تُنِیْلُ الرَّغَائِبَ وَتُجْزِلُ الْمَوَاھِبَ وَتُغْنِمُ الْمَطَالِبَ وَ
تُطِیْبُ الْمَکَاسِبَ وَتَھْدِیْ اِلٰی اَجْمَلِ الْمَذَاھِبِ وَتَسُوْقُ اِلٰی اَحْمَدِ الْعَوَاقِبِ
وَتَقِیْ مَخُوْفَ النَّوَائِبِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ فِیْمَا عَزَمَ رَاْئِیْ عَلَیْہِ وَقَادَنِیْ
عَقْلِیْ اِلَیْہِ فَسَھِّلِ اللّٰھُمَّ مِنْہُ مَا تَوَعَّرَ وَیَسِّرْ مِنْہُ مَا تَعَسَّرَ وَاکْفِنِیْ فِیْہِ الْمُھِمَّ
وَادْفَعْ عَنِّیْ کُلَّ مُلِمٍّ وَاجْعَلْ رَبِّ عَوَاقِبَہٗ غُنْمًا وَخَوْفَہٗ سِلْمًا وَبُعْدَہٗ قُرْبًا
وَجَدْبَہٗ خِصْبًا وَاَرْسِلِ اللّٰھُمَّ اِجَابَتِیْ وَاَنْجِحْ طَلِبَتِیْ وَاقْضِ حَاجَتِیْ وَاقْطَعْ عَوَائِقَھَا
وَامْنَعْ بَوَائِقَھَا وَاَعْطِنِی اللّٰھُمَّ لِوَاءَ الظَّفَرِ بِالْخِیَرَۃِ فِیْمَا اسْتَخَرْتُکَ وَفَوْزَ النِّعَمِ
فِیْمَا دَعَوْتُکَ وَعَوَائِدَ الْاِفْضَالِ فِیْمَا رَجَوْتُکَ وَاَقْرِنْہُ اللّٰھُمَّ بِالنَّجَاحِ وَحُطَّہٗ
بِالصَّلَاحِ وَاَرِنِیْ اَسْبَابَ الْخِیَرَۃِ وَاضِحَۃً وَاَعْلَامَ غُنْمِھَا لَائِحَۃً وَاشْدُدْ خِنَاقَ تَعَسُّرِھَا وَانْعَشْ
صَرِیْعَ تَیَسُّرِھَا وَبَیِّنِ اللّٰھُمَّ مُلْتَبِسَھَا وَاَطْلِقْ مُحْتَبِسَھَا وَمَکِّنْ اُسَّھَا حَتّٰی تَکُوْنَ خِیَرَۃً
مُقْبِلَۃً بِالْغُنْمِ مُزِیْلَۃً لِلْعُرْمِ عَاجِلَۃَ النَّفْعِ بَاقِیَۃَ الصُّنْعِ اِنَّکَ وَلِیُّ الْمَزِیْدِ مُبْتَدِئٌ بِالْجُوْدِ
اور محاسن برقی مین جناب رسولخدا سے منقول ہے کہ جو شخص طلب خیر حقتعالی سے کرے
تو مناسب ہے کہ طاق عدد سے ہو یعنے اسکی گنتی جفت نہوا ور بھی حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ میرے باپ جب استخارہ کا ارادہ کرتے تھے وضو کرکے دو رکعت نماز
پڑھتے اور استخارہ مین مشغول ہوتے تھے اور اگر اثنائے استخارہ مین کوئی شخص اُن حضرت
سے بات کرتا تھا تو سبحان اللہ کہدیتے تھے اور جبتک فارغ نہوتے تھے کسی سے بات
نہ کرتے تھے اور محاسن اور مکارم مین اُن حضرت سے روایت ہے کہ استخارہ مین یہ
دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِرَحْمَتِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ الْخَیْرَ بِقُدْرَتِکَ عَلَیْہِ

لانك عالم الغيب والشهادة الرحمن الرحيم فاسألك ان تصلي على محمد النبي
وآله كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم ان كان هذا الامر الذي اريده
خيراً لي في ديني ودنياي وآخرتي فيسره لي وان كان غير ذلك فاصرفه عني واصرفني عنه
اور انہین دو لو کتابون مین انہین حضرت سے روایت ہے کہ بعض ہمارے آبا
واجداد استخارہ مین یہہ دعا پڑھتے تھے اللهم لك الحمد وبيدك الخير كله اللهم اني استخيرك
برحمتك واستقدرك الخير بقدرتك عليه لانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت
علام الغيوب اللهم فما كان من امري هو اقرب من طاعتك وابعد من
معصيتك وارضى لنفسك واقضى لحقك فيسره لي ويسرني
له وما كان من غير ذلك فاصرفه عني واصرفني عنه فانك لطيف
لذلك والقادر عليه **اور محاسن** مین بسند معتبر نقل ہے کہ حضرت امام
محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جبوقت کسی امر عظیم کا ارادہ کرتا ہون تو سو مرتبہ حقتعالی سے طلب خیر
کرتا ہون اور اگر غلام خریدنا پڑتا ہے یا مثل اسکے اور کوئی کام تو تین مرتبہ طلب خیر کرتا ہون
اور کہتا ہون اللهم اني اسئلك بانك عالم الغيب والشهادة ان كنت
تعلم ان الامر الذي اردت خير لي فخره لي ويسره وان كنت تعلم انه شر لي
في ديني ودنياي وآخرتي فاصرفه عني الى ما هو خير لي ورضني في ذلك بقضائك فانك تعلم
ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وتقضي ولا اقضي انك انت علام
الغيوب ملا فرماتے ہین کہ ظاہر حدیث دلالت کرتی ہے کہ اس دعا سے پہلے سو مرتبہ
استخير الله برحمته کہے اور بعد اسکے یہہ دعا پڑھے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ اسی دعا کو سو
مرتبہ پڑھنا مراد ہو **اور بھی** بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ استخارہ مین

یہہ دعا پڑھے اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ وَاَسْتَقْدِرُ اللّٰهَ وَاَتَوَکَّلُ عَلَی اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ اَرَدْتُ اَمْرًا فَاَسْئَلُ اِلٰهِیْ اِنْ کَانَ ذٰلِكَ لَهٗ رِضًی اَنْ یَقْضِیَ حَاجَتِیْ وَ
اِنْ کَانَ لَهٗ سُخْطًا اَنْ یَصْرِفَنِیْ عَنْهُ وَاَنْ یُوَفِّقَنِیْ لِرِضَاهُ

اور **کلینی** اور شیخ اور سید نے بسند صحیح حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ دو رکعت
نماز پڑھ کر علام الغیوب سے طلب خیر کرے پس بخدا سوگند کہ جو مسلمان کہ اپنے خیر کو حقتعالی سے
طلب کریگا البتہ حقتعالی جو چیز اسکے حق مین خیر ہوگی اُسی کو مہیا فرمائیگا **اور سید** اور کفعمی
وغیرہ نے کئی سند سے جناب محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ حضرت
رسول خدا کا ایک راز ہے کہ اکثر آدمی اُسپر مطلع نہین ہین اور مین بھی کہتا ہون کہ خدائے تعالے
اور ملائکہ اور صلحائے خلق کی لعنت ہوجیو اُس شخص پر کہ جو آنحضرت کے اسرار کو افشا کرے
سوائے اُس شخص کے کہ جسپر اعتماد ہو پس حضرت کے راز کو کتمان کرو بالتحقیق مینے سُنا ہے
کہ حضرت فرماتے تھے یا علی خدا کی قسم کھاتا ہون کہ تجھسے وہی بات بیان کرونگا جو میری
کانون نے سُنی آنکھون نے دیکھی دل نے یاد رکھی یا علی خبردار میرے راز کو فاش نہ کیجو
بیشک مینے اپنے خداوند عالم سے استدعا کی جو شخص میرے اسرار کو اُس شخص کے سامنے جو
میرے اسرار کا محرم نہین بیان کرے تو حقتعالی اُسکو آتشِ جہنم کی آنچ کا مزا چکھائے بعد
اُسکے فرمایا یا علی اگر آدمی میرے کہنے پر عمل کرین تو عبادت مین اُن کا بڑا عالی مرتبہ ہو
ہر چند کہ اُسکی عبادت کم ہو اگر مجھکو اس بات کا خوف نہوتا کہ گمراہان بنی اُمیہ میرے
دین کو ضائع کرینگے تو ہر آئینہ مین اس راز کو فاش کردیتا اور ہر ایک شخص سے کہتا
لہذا نہین چاہتا ہون کہ سوائے محل اعتماد کے کوئی شخص مطلع ہو **معلوم** ہو کہ جب
شب معراج مین مجھکو ساتوین آسمان پر لیگئے تو عرش کے ایک شگاف سے نور اُبل رہا تھا

جیسے کوئی ہنڈیا جوش کھاتی ہی جب مینے چاہا کہ واپس آؤن تو مجھکو اُس شگاف کے پاس بٹھلایا گیا اور مجھکو آواز آئی کہ اے محمد تیرا رب تجھکو سلام پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ تمام مخلوق مین تو میرے نزدیک مکرم و معزز ہے میرے پاس ایک علم ہے جسکو تمام پیغمبرونسے اور انکی اُمتون سے مینے مخفی رکھا ہے۔ تیرے سوا اور جسکو اپنی اُمت مین سے پسند کرے اور جسکو وہ شخص پسند کرے سیطرح درجہ بدرجہ بعد دیگرے جسکو پسند کرین اُسکو بتلاوے اور جب اس دعا کو پڑہین گے تو اُن کے گناہ گزشتہ سرطرف ہو جاوین گے بعد اُسکے اُسکی بابت خوف ہے اسی سبب مین تجھکو حکم دیتا ہون اُسکے کتمان کرنے کا تاکہ عمل کرنیوالے اسی پر اکتفا کرکے تمام طاعتون سے دست بردار ہو جاوین پس دعاؤن کے ضمن مین فرمایا کہ یا محمد جس شخص کو دو کام پیش آوین اور چاہے کہ مین اُسکے لئے پسند کرون اُس بات کو جو میرے نزدیک پسندیدہ تر ہے پس جسوقت اُس کام کا ارادہ کرے یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اخْتَرْلِیْ بِعِلْمِکَ وَوَفِّقْنِیْ بِعِلْمِکَ لِرِضَاکَ وَمَحَبَّتِکَ اَللّٰھُمَّ اخْتَرْلِیْ بِقُدْرَتِکَ وَجَنِّبْنِیْ بِعِزَّتِکَ مَقْتَکَ وَسُخْطَکَ اَللّٰھُمَّ اخْتَرْلِیْ فِیْمَا اُرِیْدُ مِنْ ھٰذَیْنِ الْاَمْرَیْنِ بجائے ہذین الامرین کے اُن دونو کامون کو ذکر کرے پھر کہے اَسَرَّھُمَا اِلَیَّ وَاَحَبَّھُمَا اِلَیْکَ وَاَقْرَبَھُمَا مِنْکَ وَاَرْضَاھُمَا لَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِالْقُدْرَۃِ الَّتِیْ زَوَیْتَ بِھَا عِلْمَ الْاَشْیَاءِ کُلِّھَا عَنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْلِبْ بَالِیْ وَھَوَایَ وَسَرِیْرَتِیْ وَعَلَانِیَتِیْ بِاَخْذِکَ وَاسْفَعْ بِنَاصِیَتِیْ اِلٰی مَا تَرَاہُ لَکَ رِضًی وَلِیْ صَلَاحًا فِیْمَا اسْتَخَرْتُکَ فِیْہِ حَتّٰی تُلْزِمَنِیْ مِنْ ذٰلِکَ اَمْرًا اَرْضٰی فِیْہِ بِحُکْمِکَ وَاَتَّکِلُ فِیْہِ عَلٰی قَضَائِکَ وَاَکْتَفِیْ فِیْہِ بِقُدْرَتِکَ وَلَا تَقْلِبْنِیْ وَھَوَایَ لِھَوَاکَ مُخَالِفٌ وَلَا مَا اُرِیْدُ لِمَا تُرِیْدُ لِیْ مُجَانِبٌ اُغْلُبْ بِقُدْرَتِکَ

الَّتِیْ تَقْضِیْ بِهَا عَلَیَّ مَا اَحْبَبْتُ بِهَوَاكَ هَوَایَ وَیَسِّرْ لِیَ الْیُسْرٰی الَّتِیْ تَرْضٰی بِهَا عَنْ صَاحِبِهَا وَلَا تَخْذُلْنِیْ بَعْدَ تَفْوِیْضِیْ اِلَیْكَ اَمْرِیْ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَللّٰهُمَّ اَوْقِعْ خِیَرَتَكَ فِیْ قَلْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ لِلُزُوْمِهَا یَا كَرِیْمُ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ٭

پس جسوقت اس دعا کو پڑہے گا مین اُسکے لیئے دین دنیا کے منافع کو اختیار کرونگا **اور بسند** موثق زرارہ سے نقل ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت مین عرض کیا کہ جب کسی کام کا ارادہ ہوا ور حقتعالی سے استخارہ اور طلب خیر چاہون تو کیونکر استخارہ کرون حضرت نے فرمایا جب استخارہ کا ارادہ ہو منگل اور بدہ اور جمعرات کو روزہ رکھ پس جمعہ کے دن پاک پاکیزہ مکان مین دو رکعت نماز پڑہ پس آسمان کی طرف موہنہ کر کے سو مرتبہ کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَنْتَ عَالِمُ الْغَیْبِ اِنْ كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ خَیْرًا لِّیْ فِیْمَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَافْتَحْ لِیْ بَابَهٗ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ شَرًّا لِّیْ فِیْمَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ بِمَا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَقْضِیْ وَلَا اَقْضِیْ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ **اور بسند** معتبر کتاب دلائل حمیری مین روایت ہے محمد ابن سہل قمّی سے وہ کہتے ہین کہ مین مکہ معظمہ مین مجاور تھا بعد اُسکے مین مدینہ مین خدمت امام محمد تقی علیہ السلام مین مشرف ہوا اور میرا قصد تھا کہ حضرت سے تبرکاً کوئی کپڑا پہننے کو سوال کرونگا مگر سوال کرنیکا موقع نہ پایا جب رخصت ہو کر مین باہر آیا اور قصد کیا کہ مدینہ سے روانہ ہون تو دل مین خیال آیا کہ حضرت کو عریضہ لکھون اور ایک کپڑا کا سوال کرون چونکہ مجھکو کچھ تردد تھا میننے عریضہ لکھا اور مسجد رسول مقبول مین جا کر دو رکعت نماز استخارہ پڑہی بعد اُسکے سو مرتبہ طلب خیر حقتعالی سے کی پس میرے دل مین یہہ جم گیا کہ خط نہ بھیجنا چاہیئے مینے رقعہ کو

چاک کر دیا اور مدینہ سے روانہ ہو گیا مین جا رہا تھا کہ مینے حضرت کی خادم کو دیکھا کہ قافلہ
مین اونٹون کی قطار مین پھرتا ہے اور مجھکو پوچھتا ہے جب میرے قریب پہنچا ایک رومال
مجھکو دیا جسمین دو کپڑے بیش قیمت لپٹے ہوئے تھے مجھ سے کہا کہ تیرے مولا نے یہہ کپڑے
تیرے لئے بھیجے ہین **احمد ابن محمد ابن عیسیٰ** راوی حدیث کہتے ہین کہ تھوڑے عرصہ
کے بعد محمد ابن اسمٰعیل مرحوم ہو گئے مین نے انکو غسل دیا اور انہین کپڑون مین جو حضرت نے
بھیجے تھے مینے انکو کفن کیا مُلّا فرماتے ہین کہ اس حدیث مین کئی معجزے اُن حضرت سے ظاہر ہوئے
اول یہہ ہے کہ حضرت نے اُسکے دلکا حال معلوم کر لیا کہ کپڑے کا طالب ہے اور وہی حضرت نے بھیجدیا
دوسری یہہ امر ہے کہ آپنے کنایۃً اشعار اور اطلاع دی کہ اجل اُسکی نزدیک ہے سیئے ہوئے
کپڑون کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ آپنے بغیر سیئے دو پارچے بھیجے **تیسری** یہہ ہے کہ کپڑے
جو بھیجے بقدر کفن کے ضروری پارچون کے بھیجے اسلئے کہ آپ جانتے تھے کہ کفن مین اُنکی ضرورت
ہوگی **اور سیّد** علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اسلئے نقل کیا ہے کہ استخارہ اور نماز استخارہ
محدثین شیعہ مین نہایت درجہ مشہور و معروف اور معمول بہ تھی ورنہ یہہ حدیث مفتاح آئندہ
کی مناسب ہے یعنی اسوجہ سے کہ اُس مین استخارہ کے بعد اپنی رائے پر عمل کرنا مذکور ہے - اور
یہہ استخارہ کی دوسری قسم ہے **اور شیخ مفیدؒ** نے مسائل عزیہ مین فرمایا کہ واسطے استخارہ کے ایک نماز
مقرر ہے اور وہ دو رکعت ہین جو سورہ چاہے پڑہے سلام کے بعد حمد و ثنا اور درود بجا لاکر
کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَقُدْرَتِکَ وَاَسْتَخِیْرُکَ بِعِزَّتِکَ وَاَسْئَلُکَ
مِنْ فَضْلِکَ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ عَرَضَ لِیْ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ
فَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَاِنْ کَانَ شَرًّا لِّیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ

بیان معجزات

اقض لی الخیر حیث کان ورضنی به حیث لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت
اور اگر چاہے تو کہے اللھم خر لی فیما عرض لی واقض لی بالخیرۃ فیما وفقتنی له منك
برحمتك یا ارحم الراحمین اور شیخ طوسی نے مبسوط اور نہایہ اپنی دونو کتابون
مین لکھا ہے کہ سنت ہے کہ جب آدمی کسی کام کا ارادہ کرے دو رکعت نماز پڑھے اور جو سورہ
چاہے ان دونو رکعتون مین پڑھ سکتا ہے اور دوسری رکعت مین قنوت پڑھے اور بعد سلام
کے جو دعا یاد ہووے پڑھے اور اپنے مطلب کو عرض کرے پس سجدہ مین جا کر سو مرتبہ کہے
استخیر الله فی جمیع اموری اور ابن ادریس اور ابن براج رحمهم الله نے
بھی اسکے قریب قریب روایت کی ہے اور بسند صحیح سید نے محمد ابن مسلم سے روایت کی
کہ مینے شام کے جانیکا ارادہ کیا تو حضرت صادقؑ نے مجھکو حکم دیا کہ اس دعا کو پڑھ اللھم ان
کان هذا الوجه الذی هممت به خیرا لی فی دینی ودنیای وعاقبة امری
ولجمیع المسلمین فیسرہ لی وبارك لی فیه وان کان ذلك شرا لی فاصرفه
عنی الی ما هو خیر لی منه فانك تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب
پس سو مرتبہ استخیر الله کہہ راوی کہتا ہے جب مین اسکو بجا لایا تو میرا شام کو جانا موقوف
رہا اسی سامان سے مینے سفر حج کیا یعنی جو امر خیر تھا وہ واقع ہوا اور یہی راوی کہتا ہے کہ استخیر
الله کو امر عظیم مین ایک سو مرتبہ کہے اور امر سہل مین دس مرتبہ کہے اور ابن براج نے
مہذب مین لکھا ہے کہ بہتر مین تمام استخارہ یہہ ہے کہ دو رکعت نماز بجا لائے جیسا اور نوافل کو
پڑھتے ہین اور دوسری رکعت مین قنوت پڑھے اور سجدہ آخر نماز مین سو مرتبہ کہے استخیر الله
لا اله الا الله الحلیم الکریم لا اله الا الله العلی العظیم رب بحق
محمد وآل محمد وخر لی فی امری ہذا اسکے بعد ملا فرماتے ہین کہ اس قسم کی

استخارہ کے باب مین احادیث بہت کثرت سے ہین چونکہ بعض احادیث مین ان احادیث مذکورہ سے چندان کچھ فرق نہ تھا اسلئے ہمنے انہین پر اکتفا کی انمین سے جس پر عمل کرے بہتر ہے اور اگر ایک کو ایک سے ملا کر پڑھے تو کامل تر ہے **مترجم** اگر سہل طریقون کو چھوٹے چھوٹے کامون مین اور طولانی عمال کو اہم اور دشوار معاملون مین - یا کہ فرصت اور عجلت او جلدی کے عتبار سے تفریق کرین تو بھی سہل ہے اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ کبھی کیسکو اور کبھی کسی طریق کو اور ایک صورت یہہ ہے کہ مطلب اور مقصود کی مناسبت سے دعا بجا لائے یا جس پر بصورت اسکا قلب زیادہ تر گواہی دے **پھر** ملا فرماتے ہین کہ منجملہ اُن دعاؤنکے جو اس قسم کے استخارہ سے مناسب ہین دعائے صحیفہ کاملہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَخِیْرُكَ بِقُدْرَتِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاقْضِ لَنَا بِالْخِیَرَةِ وَاَلْهِمْنَا مَعْرِفَةَ الْاِخْتِیَارِ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ ذَرِیْعَةً اِلَی الرِّضَا بِمَا قَضَیْتَ لَنَا وَالتَّسْلِیْمِ لِمَا حَكَمْتَ فَاَزِحْ عَنَّا رَیْبَ الْاِرْتِیَابِ وَاَیِّدْنَا بِیَقِیْنِ الْمُخْلِصِیْنَ وَلَا تَسُمْنَا عَجْزَ الْمَعْرِفَةِ عَمَّا تَخَیَّرْتَ فَنَغْمِطَ قَدْرَكَ وَنَكْرَهَ مَوْضِعَ رِضَاكَ وَنَجْنَحَ اِلَی الَّتِیْ هِیَ اَبْعَدُ مِنْ حُسْنِ الْعَاقِبَةِ وَاَقْرَبُ اِلٰی ضِدِّ الْعَافِیَةِ وَحَبِّبْ اِلَیْنَا مَا نَكْرَهُ مِنْ قَضَائِكَ وَسَهِّلْ عَلَیْنَا مَا نَسْتَصْعِبُ مِنْ حُكْمِكَ وَاَلْهِمْنَا الْاِنْقِیَادَ لِمَا اَوْرَدْتَ عَلَیْنَا مِنْ مَشِیَّتِكَ حَتّٰی لَا نُحِبَّ تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا نَكْرَهَ مَا اَحْبَبْتَ وَلَا نَتَخَیَّرَ مَا كَرِهْتَ وَاخْتِمْ لَنَا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْمَدُ عَاقِبَةً وَّاَكْرَمُ مَصِیْرًا اِنَّكَ تُفِیْدُ الْكَرِیْمَةَ وَتُعْطِی الْجَسِیْمَةَ وَتَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ظاہرا اگر دوسری قسم مین بھی اس دعا کو پڑہین تو مناسب ہے مگر اور اقسام مین اس دعا کو شامل کرنا بعید ہے ؛

دوسری مفتاح

دوسرے قسم کے استخارہ کے بیان مین جسمین دعائے استخارہ کے بعد اپنے قلب کیطرف
رجوع کرتے ہین اور جو کچھ دل مین آتا ہے اُسپر عمل کیا جاتا ہے - شیخ نے کتاب اقتصاد مین
لکھا ہے کہ جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے سُنت ہے کہ غسل کرکے دو رکعت نماز بجا لاوے اور
بعد اُسکے سجدہ مین جاکر سو مرتبہ کہے اَسْتَخِیْرُ اللهَ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ کُلِّھَا خِیَرَۃً فِیْ مَا فِیْہِ
پس جو کچھ اُسکے دل مین گھٹنے اُسپر عمل کرے **مترجم** انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہوگا - **اور**
شیخ و سید طبرسی نے ایسی سند سے جو قریب قریب صحیح کے ہے نقل کیا ہے کہ ابن اسباط
نے مصر کا ارادہ کیا اور اسمین تردد تھا کہ خشکی کے راہ سے جاؤن یا تری کے راہ سے حضرت
امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ مسجد مین خلاف وقت نماز واجبی کے جاکر دو رکعت نماز
پڑھ کر سو مرتبہ طلب خیر کر - اور جو کچھ دلمین آئے اُس پر عمل کر **اور** علی ابن ابراہیم کی روایت
مین ایک سو ایک مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللهَ ہے مُلّا فرماتے ہین اور اگر اَسْتَخِیْرُ اللهَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ
عَافِیَۃٍ ساری عبارت کہی تو بہتر ہے **مترجم** یہی روایت مفتاح اول مین قرب الاسناد سے
اسی راوی سے نقل ہو چکی ہے فرق یہہ ہے کہ تتمہ حدیث جس سے یہہ حدیث یہان قسم دوم مین
درج ہوئی وہان مذکورہ نہین ہے اس جگہہ پر دو احتمال ہین ایک یہہ کہ راوی اول سے ذیل حدیث
قطع ہو گئی ہو دوسری یہہ کہ راوی دوم سے سہواً اضافہ ہوا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ دو دفعہ
ابن اسباط کو ایسا اتفاق پڑا ہو اگرچہ یہہ احتمال بعید ہے مگر ممکن ہے واللہ اعلم بالصواب
اور شیخ نے مجالس مین بسند معتبر امام علی نقی سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت تم مین کسیکو کوئی حاجت پیش آوے تو چاہیئے اپنے پروردگار
سے مشورہ کرے حاضرین نے عرض کیا کیونکر مشورہ کرین فرمایا کہ نماز فریضہ کے بعد سجدہ مین
جاکر سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ کہے پس ہم سے متوسل ہو اور درود بھیجے اور درگاہ خدا مین ہمکو شفیع

کرے پس جو کچھ حقتعالی اسکے دل مین ڈالے اُسپر عمل کرے مُلّا فرماتے ہین اور اُن مطالب
اگر فارسی ہین یعنی اپنی بولی مین کہے تو عیب نہین اور اگر یون کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ
بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَتَوَجَّہُ بِھِمْ اِلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُلْھِمَنِیْ مَا ھُوَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ خِیَرَۃً
فِیْ عَافِیَۃٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ تو بھی ظاہرا خوب ہے اور **فقہ الرضا**
مین مذکور ہے کہ جسوقت کسی امر عظیم کا انسان ارادہ کرے دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ
کہے پھر کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
وَّعَلِیٍّ خِرْ لِیْ فِیْمَا اَرَدْتُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ خِیَرَۃً وَّعَافِیَۃً مِّنْ عِنْدِکَ لَکَ فِیْہِ رِضًی وَّلِیْ فِیْہِ
صَلَاحٌ فِیْ خَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ پس جو کچھ اسکے دل مین قرار پاوے
اُس پر عمل کرے **اور** سید رضی اللہ عنہ چند صحیح اور معتبر سند سے روایت کرتے ہین کہ ایک
شخص نے حضرت امام محمد جواد علیہ السلام کی خدمت مین ایک ملک کے بیچنے کے باب
مین عریضہ لکھا آپنے جواب مین تحریر فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ حقتعالی سے استخارہ کر
اور اثنائے استخارہ مین کسی سے گفتگو نہ کرنا پس اگر تیرے دل مین اُس ملک کا بیچنا قرار پاوے
تو بیچڈال اور **دیلمی** نے فردوس الاخبار مین نقل کیا ہے کہ حضرت رسول نے انس سے
کہا کہ جسوقت تجھکو کوئی امر پیش آئے سات مرتبہ حقتعالی سے طلب خیر اور استخارہ کر پس
جو کچھ تیرے دل مین گزرے اُسپر عمل کر کہ تیری خیر اُسمین ہے **مترجم** یہہ کتاب اہلسنت
کی ہے **اور** صحاح ستہ مین جابر ابن عبد اللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ہمکو
استخارہ اسی طرح تعلیم کرتے تھے جسطرح قرآن کی سورتون کو تعلیم فرماتے تھے ۔ اور کہا کرتے
تھے کہ جو شخص کسی کام کا ارادہ کرے دو رکعت نماز پڑھے نماز واجب کے خلاف وقت مین

بعد اسکے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ وَ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ
اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ وَرَضِّنِیْ بِهٖ اور اپنی حاجت کو ذکر کرے **اور** شیخ مفید نے
مقنعہ مین اور علی ابن بابویہ نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے کہ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو دو رکعت
نماز پڑھ کر ایک سو ایک مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ کہو اور یہہ دعا پڑھو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَخِرْ لِیْ فِیْمَا اَرَدْتُ
لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ خِیَرَةً مِّنْكَ فِیْ عَافِیَةٍ پس جس طرف تمہاری رائے ڈھلے اُس پر عمل
کرو **اور کلینی** اور شیخ و سید وغیرہ نے معتبر سند سے نقل کیا ہے کہ اسحاق ابن عمار نے
حضرت صادقؑ سے عرض کیا کہ کبھی کسی کام کا ارادہ کرتا ہون تو کوئی مجھکو صلاح دیتا ہے
کوئی منع کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہرگاہ ایسا واقعہ پیش آوے دو رکعت نماز پڑھ کر ایک سو
ایک مرتبہ حقتعالی سے استخارہ کر پس نظر کر کہ تیرے دل مین کون چیز قوی معلوم ہوتی ہے جو
راجح ہو اسی کو کر لے کہ انشاء اللہ تیری خیر اسی مین ہے **اور** چاہیئے کہ خیر کو عافیت مین
طلب کرے اس طرح پر کہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِیَرَةً فِیْ عَافِیَةٍ کہے اسلئے کہ ہو سکتا ہے
کہ انسان کی خیر اسکے ہاتھ قطع ہونے مین یا اسکے فرزند کے مرنے مین یا اسکے مال برباد ہونے مین
ہو یعنی اگرچہ یہہ باتین اسکے حق مین خیر اور بہتر ہین لیکن چونکہ اکثر خلق بلاؤن پر صبر نہین کر سکتی
اور حقتعالی اس بات پر قادر ہے کہ اسکی خیر کو اُسی امر مین قرار دے کہ جو عافیت سے معرون ہو

پس دعاؤن مین عافیت کی شرط کیا کرے **مترجم** یہہ نکتہ بہت خیال رکھنے کا ہے سمین بہت سے شبہات کا جواب اور بہت سے فوائد اور حاصل ہین - **اور** سید نے سند صحیح سے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ جو بندہ حقتعالی سے سو مرتبہ طلب خیر کرے البتہ جو کچھ اُسکے حق مین خیر ہے وہی اُسکے دل مین آویگا پس کہے اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنْ كَانَ مَا اَرَدْتُ خَيْرًا لِاَمْرِ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ وَعَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ بَابَهٗ وَرَضِّنِيْ فِيْهِ بِقَضَائِكَ **اور عیون** اخبار رضا مین اُن حضرت سے روایت ہے کہ جناب صادقؑ نے فرمایا استخارہ کے طریق مین کہ نماز فریضہ کے بعد سجدہ مین جاوے اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ کہے پس رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ سے توسل کرے یعنے دعائے توسل پڑہے اور صلوٰۃ بھیجے اور اُنکو اپنا شفیع بنائے پس بعد اُسکے جو کچھ حقتعالی اُسکو الہام کرے اُس پر عمل کرے کہ بے شبہ وہ خیال حقتعالی کیجانب سے ہوگا *

تیسری مفتاح

استخارہ کی تیسری قسم مین جسکا طریق یہہ ہے کہ استخارہ کے بعد کسی مومن سے استشارہ اور مشورہ کرے اور اُسکی رائے کے موافق عمل کرے **اول** واضح ہو کہ مشورہ کرنا برادران مومن عاقل سے بہت ضروریات سے ہے آیات اور احادیث مین اسکے باب مین تاکید شدید ہے چنانچہ حقتعالی نے سب بندون کی تعلیم اور قلوب مومنین کی تالیف اور منافقین کے امتحان کے لیئے حضرت رسالت پناہ سے جو صاحب عقل کل اور خاطر مقدس انکی مہبط اسرار الہی اور مشرق انوار الہامات نامتناہی تھی خطاب کیا وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ یعنے صحاب سے جہاد وغیرہ

کے معاملہ مین اور جو کچھ تو ارادہ رکھتا ہو مشورہ کیا کر اور جیسا کچھ وہ صلاح دین اور
مین اُنکے زبان پر جاری کرون اور تیرے دل مین ڈالون جب اُس پر تو آمادہ ہو جاوے
اور عزم بالجزم کرے تو خدا پر توکل کر اپنے کامون کو اُسکے حوالہ کردے دوسرے پر اعتماد مت کر
کہ حقتعالی دوست رکھتا ہے متوکلین کو جو اپنے معاملات کو اُسکے اعتماد پر اُسپر چھوڑ دیتے
ہین اور اپنے تمام کامون مین کسی پر بھروسہ نہین کرتے ہین مُلّا فرماتے ہین کہ باوجودیکہ
لوگونکے سکھلانیکو اور مومنونکی دلداری کے لئے اور بہت سے مصالحہ کے نظر سے حضرت کو
مشورہ کا حکم دیا گیا پھر بھی حکم فرمایا ہے کہ جناب مقدس الٰہی پر اعتماد و توکل کرے اور اپنے امور کو
اُسکے علم کامل اور لطف شامل کے سپرد کرنا چاہئے پس مشورہ کرنے پر بھی لازم ہے کہ خلق کی رائے
پورا اعتماد نہ کرے اپنی خیر اور صلاح و فلاح کو علّام الغیوب سے طلب کرے تا کہ جو بات خیر ہو علام الغیوب
اُنکی زبان پر جاری کرے اور دوسری جگہہ فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یعنی جو لوگ کہ اجابت کرتے ہین اپنے
پروردگار کی حکم کی ہر ایک امر مین امور ذیل سے جسکی طرف حقتعالی اُنکو بلاتا ہے اور نماز کو
قائم رکھتے ہین یعنے اوقات فضیلت پر مع شرائط و آداب بجا لاتے ہین اور کام مومنین اُنکا
باہم مشورہ کرنا ہے یعنے اپنی رائے پر مستبد ی و مستقل نہین ہوتے ہر ایک کام مین دوسرون
سے مشورہ کر لیتے ہین اور جو کچھ ہم نے اُنکو مال عطا فرمایا ہے راہ خدا مین اُس سے خرچ
کرتے ہین اس آیہ کریمہ سے بہی نہایت مبالغہ اور تاکید مشورہ کے بارہ مین ظاہر ہوتی ہے اور
جناب رسولخدا سے منقول ہے جو شخص مشورہ سے کام کرتا ہے البتہ جو بہتر ہے اُسکی ہدایت پاتا
ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ یا علیؑ جو شخص حق تعالی سے اپنے کامون مین طلب
خیر کرے حیران نہین ہوتا اور جو شخص دوسرون سے مشورہ کرلے وہ پشیمان نہین ہوتا۔ اور

شرائط مشورہ و قواعد شوری

جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ وہ شخص اپنے آپ کو خطرہ مین ڈالتا ہے جو اپنی رائے پر
دوسرون سے بے پروا رہتا ہے اور سید اور برقی وغیرہ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے
نقل کیا ہے کہ مشورہ کرنیکی چار شرطین ہین جو اُسکا خیال رکھے گا نفع اُٹھائیگا ورنہ نقصان
پائیگا **اوّل** یہہ ہے کہ جس سے مشورہ کرے عاقل اور سمجھ دار ہو **دوسری** یہہ ہے
کہ آزاد اور دیندار وصالح ہو یعنے غلام اور بدکار سے مشورہ نہ کرے **تیسری** یہہ کہ
وہ شخص دوست اور برادر مومن ہو **چوتھی** یہہ ہے کہ اُسکو اپنے حال سے اس طرح پر
واقف کردے جیسا کہ خود جانتا ہے اور اسپر اعتماد اور اعتبار ہو کہ افشائے راز نہ کریگا پہلی
شرط کی وجہہ یہہ ہے کہ عاقل کی رائے آدمی کے کام آتی ہے اور احمق کی رائے کچھ نفع
نہین دیتی اور دوسرا امر اسلئے ہے کہ اگر آزاد اور دیندار ہوگا تو صلاح دینے مین توجہ
کریگا جو بات بہتر ہوگی اُسکو بیان کریگا اور اگر خوف خدا نہ رکھتا ہوگا تو عجب نہین
کہ خبر کو پنھان نہ رکھے۔ تیسرا امر اسلئے ہے کہ اگر دوست اور برادر ایمانی نہوگا تو اپنی بات
اُس سے کہہ نہین سکتے اور دشمن کو ہمارا کیا خیال ہوگا۔ چوتھا امر اسلئے ہے کہ اگر راز پر کماحقہ
مطلع نہوگا تو ٹھیک رائے نہین دے سکیگا مُلّا فرماتے ہین کہ عبارت حدیث مین اجمال
ہے یہہ جو بیان ہوا حاصل مطلب ہے۔ اور حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ میرے باپ کی عقل
اُس مرتبہ پر تھی کہ اورون کی عقل کو اُس سے کچھ نسبت نہین اور باوجود اس عقل اور
علم کے اکثر ہوتا تھا کہ اپنے حبشی غلامون سے مشورہ کرتے تھے اگر کوئی کہتا تھا کہ آپ
ایسے لوگون سے مشورہ کرتے ہین تو حضرت فرماتے تھے کہ ہوسکتا ہے کہ حقتعالی میری خیر کو
اُنکی زبان پر جاری کرتا ہے پس باغ اور کھیتون کے معاملہ مین جو کچھ غلام عرض کرتے
تھے حضرت اسپر عمل فرماتے تھے اور جناب صادقؑ سے منقول ہے کہ کسینے رسولخدا سے

پوچھا کہ حزم اور دور بینی کیا ہے فرمایا عقلائے اور صائب الرائے سے مشورہ کرنا اور اُسکے موافق
عمل کرنا مکارم الاخلاق مین حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ عاقل و
ناصح خیر خواہ سے مشورہ کرنا میمنت اور مبارکی اور رُشد و صلاح و توفیق و فلاح اور توفیق کا
موجب ہے پس جسوقت خیر خواہ عاقل و دانا تمہارے لئے کوئی رائے تجویز کرے ہرگز اُسکے خلاف
نہ کرو ورنہ بربادی کا سبب ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ مشورہ کرنے سے
بہتر کوئی مددگار نہین اور تدبیر سے بہتر کوئی عقل نہین اور جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا
ہے کہ جو لوگ خدا ترس اور مومنون کے دوست ہون بقدر اُنکے پرہیزگاری کے اُنسے
مشورہ کرا اور بد عورتون سے پرہیز کرا اور نیک عورتون سے حذر کر جو کتہ رہ اگر تجھکو کسی اچھی
بات کی بھی صلاح دین تو اُس کے خلاف کر تاکہ اُنکو اس بات کی ہوس پیدا نہو۔ کہ تم
برائی مین بھی اُنکی موافقت اور طاعت کرو دوسری حدیث مین فرمایا کہ مین اُس
شخص سے بیزار ہون کہ کوئی مسلمان اُس سے مشورہ کرے اور جو بات اُسکے حق مین بہتر
ہو اُسکو بیان نہ کرے اور رسولخدا سے منقول ہے کہ جو لوگ آپسمین مشورہ کرین اور
انمین کسی کا نام محمد یا محمود یا حامد یا احمد ہو اور وہ بھی مشورہ مین شریک ہو البتہ اُسکی خیر
اُن پر ظاہر ہو گی اور حضرت صادقؑ فرماتے ہین کہ مردمان عاقل و پرہیزگار سے مشورہ
کرو کہ وہ تمکو بھلائی کے سوا رائے نہ دین گے اور خبردار اُنکے خلاف نہ کرنا کہ عاقل پرہیزگار
کے مخالفت دین و دنیا کے فساد کا باعث ہے اور معتبر سند سے جناب صادقؑ سے
منقول ہے کہ اگر آدمی چاہے کہ نعمت الٰہی اُسکے لئے مستقیم ہو اور مُروّت اور انسانیت
تمام اور کامل ہو اور زندگانی اچھی طرح گزرے تو اپنے امور اور معاملات مین بردبار
رہے اور دنی او کمینون سے مشورہ نہ کرے اور رسولخدا فرماتے ہین کہ نامرد اور

ڈرپوک سی مشورہ نہ کرکہ راہ چارہ تجھپر تنگ کریگا اور اپنی بزدلی سے کھلی راہ کو نہ بتا
سکیگا۔ اور بخیل سے مشورہ مت کر کہ وہ تجھکو حصول مقصود سے باز رکھیگا۔ اور حریص سے
بھی مشورہ نہ کر کہ وہ تجھکو الٹی رائے دیگا **اور** بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جس شخص سی کوئی برادر مومن مشورہ کرے اور وہ نیک صلاح نہ دے
حقتعالی اسکی عقل اور رائے کو سلب فرمائیگا **مترجم** یہانتک ملا علیہ الرحمہ نے وہ
روایات نقل کی ہین جو مشارہ کرنے کی خوبی کے باب مین وارد ہین اور یہان سے
اصل مطلب کی روایات کو ذکر فرمایا ہے یعنے استخارہ فی الاستشارہ کا ارشاد فرمایا ہے
اور محاسن اور معانی الاخبار اور فتح الابواب مین چند معتبرات سے حضرت صادقؑ
سے منقول ہے کہ جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے بندون سے مشورہ
کرنے سے پہلے اپنے خدا سے مشورہ کرے راوی نے پوچھا کیونکر خدا سے مشورہ کرین فرمایا
اول خدا سے استخارہ کر بعد اسکے مومن سے استشارہ تا حقتعالی جو کچھ خیر ہے اسکی زبان پر
جاری کرے **اور** مکارم الاخلاق مین حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ جب کسی کام کا
تم ارادہ کرو تو جبتک حقتعالی سے مشورہ نہ کرلو کسی سے مشورہ نہ کرو پوچھا کیونکر خدا سے
مشورہ لین فرمایا کہ سو مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللہ کہو بعد اسکے مشورہ کرو تا کہ حقتعالی اسکے خیر کو
اسکی زبان پر جاری کرے **اور** سید نے معتبر سند سے حضرت صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ جب
تم مین سے یعنے شیعون مین سے کوئی شخص کسی چیز کی خرید یا فروخت یا کسی امر مین داخل
ہونیکا ارادہ کرے تو اول خدائے عزوجل سے اپنی درخواست کرے اسطرح اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اُرِیْدُ اَمْرًا فَاِنْ کَانَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَ
اٰجِلِہٖ فَقَدِّرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ وَاِنْ کَانَ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ رَبِّ اعْزِمْ

استخارہ فی الاستشارہ

لی علی الرشد لی وان کرہت ووآبتہ نفسی اسکے بعد دس مومنون سے مشورہ کرے اگر دس آدمی نہ ملین پانچ شخص سی مشورہ کرے ہر ایک سی دو مرتبہ اور اگر پانچ بھی نہ ملین وہی ہون تو انہین سے پانچ پانچ دفع مشورہ کرے اور اگر ایک ہی ہو تو اُس سے دس مرتبہ مشورہ کرے مُلّا فرماتے ہین کہ اگر سو مرتبہ استخیر اللہ بھی اس دعا مین شامل کر لیا جاوے تو تام واکمل ہو جاویگا **مترجم** اس ہدایت پر عمل کرنے مین اگرچہ اس زمانہ کے لوگ اس پر تمسخر کرین گے اور دیوانہ قرار دین گے بعضے برہم ہونگے بعضے خفا ہو کر اُلٹی رائے دین گے مگر تاہم چند نفعے حاصل ہون گے **اوّل** جلدی کرنے مین خرابی ہوتی ہے اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّأَنِّي مِنَ الرَّحْمٰنِ حدیث مین آیا ہے جلدی کرنا شیطان کا کام ہے اس سے انسان محفوظ ہوگا **دوسری** ممکن ہے کہ اس عرصہ مین خود اُسکی رائے بدل جائے یا قائم ہو جائے یا خیر و شر نفع و نقصان عیان ہو **تیسری** یہہ کہ رائے دہندہ کی رائے کا استحکام اور غیر استحکام کھل جائیگا کہ وہ اپنے رائے پر باقی اور قائم رہا ہے - یا نہین

چوتھی مفتاح

قرآن مجید کے استخارہ کے بیان مین کلینی نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ تفاول مت کرو قرآن شریف سے مُلّا فرماتے ہین کہ ہمارے مشائخ یعنی اساتذہ رحمہم اللہ اس حدیث کو یون تاویل کرتے تھے کہ مراد یہہ ہے کہ احوال آئندہ کو آیات مناسبہ سے استنباط نہ کرین جیسے بعض جاہل اسکو اپنی روزی کا وسیلہ قرار دیتے ہین - اور اس سے لوگون کو فریب دیتے ہین - اور فقیر کے خاطر فاطر مین ایسا خطورہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ تفاءل سے مراد تطیّر ہووے کہ اکثر خلق بعضے چیزون کے دیکھنے اور سُننے وغیرہ سے شگون لیتے ہین بعض

چیزون کو مبارک بعض کو بدخیال کرتے ہین جیسے کوّے کا یا اُلّو کا بولنا اور بعضے حیوانات
وغیرہ کا دوڑنا یعنی دہنے یا بائین آگے کو نکلنا یا کسی عورت یا تیلی کے سامنے آنیکو شگون بد
اور یا سقار و خاکروب کے سامنے آنے سے فال نیک لینا چھینک کو ماننا جاتے وقت کسی کے
ٹوک دینے کو بدشگون سمجھنا وغیرہ وغیرہ جو افتتاح سفر وغیرہ حالتون مین مرسوم اور مزعوم
خلائق ہے جسکو مترجم نے کتاب مواعظ مین اپنے بہت بسط اور شرح سے مع مالہ و ما علیہ کے
بیان کیا ہے اسطرح پر قرآن سے تفاول نہ کرین یعنی بعض آیات کریمہ کے سُننے یا دیکھنے کو
فال نیک سمجھنا بعض کو فال بد اور شاید وجہ اسکی یہہ بھی ہو کہ لوگونکو قرآن شریف سے
کم اعتقادی ہو جاوے گی اگر موافق مراد نہو یہہ قرآن سے فال نکالنے کا ذکر تھا باقی قرآن
سے استخارہ کرنا اُسکے بارہ مین ملا فرماتے ہین کہ قرآن شریف سے استخارہ کرنے کے چند طریق
مشہور ہین۔ جو کہ بعض کتب مین مذکور ہین پہلا طریق یہہ ہے کہ طلب خیر کے بعد قرآن
شریف کو کھول کر پہلی صفحہ کی پہلی آیہ پڑھے اگر رحمت کی یا امر خیر کی ہو تو خوب ہے اگر آیہ
غضب یا کسی شر سے نہی یا کسی شر کا امر یا عذاب کا ذکر ہو بد ہے اور اگر دو رویہ ہو یا مشتبہ
ہووے تو میانہ ہے چنانچہ۔ شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے تہذیب مین اور صاحب انعامات
اور سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نے بسند معتبر نقل کیا ہے کہ یسیع ابن عبد اللہ قمی نے حضرت
صادقؑ کی خدمت مین عرض کیا کہ مین کسی کام کا ارادہ کرتا ہون اور حق تعالیٰ سے طلب خیر
کرتا ہون مگر میری رائے ایک طرف قرار نہین پاتی حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز کو اُٹھے تو
وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ اُس وقت مین شیطان انسان سے دور رہتا ہے دیکھ کیا
چیز تیرے دل مین آتی ہے اُسی پر عمل کر اور قرآن کو کھول کر دیکھ اوّل جو چیز قرآن مین تجھکو
نظر پڑے اُس پر عمل کر۔ ملّا فرماتے ہین ظاہر امراد یہہ ہے کہ قرآن کو کھول لینے حضرت نے

قرآن دیکھ کر نام رکھنے کا ماخذ

دو طریق استخارہ کے تعلیم فرمائے ہوں۔ ایسا ہی اوّل جہت سے اول صفحہ مراد ہو کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ اول نظر اسی پر پڑتی ہے اور اسکی مؤیّد یہہ بات ہے کہ ابن ادریس نے کتاب سرائر مین ایک شخص سے نقل کیا ہے کہ مین امام زین العابدینؑ کی خدمت مین رہتا تھا حضرت کی یہہ عادت تھی کہ صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک کسی سے بات نہین کرتے تھے جس روز آپکی فرزند زید شہید پیدا ہوئے بعد صبح کی نماز کے ان حضرت کو انکی ولادت کی بشارت دی گئی پس حضرت نے اصحاب کی جانب رخ کرکے فرمایا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھین ہر ایک شخص ایک ایک نام عرض کرتا تھا حضرت نے قرآن شریف طلب کیا

قرآن سے فال دیکھنا

اور اپنے دامن مین رکھکر کھولا یہہ آیۃ اول صفحہ مین لکھی تھی وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ اَجْراً عَظِیْماً حضرت نے قرآن کو بند کیا۔ اور پھر کھولا تو یہہ آیۃ صفحہ اول مین نکلی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْداً عَلَیْہِ حَقّاً فِی التَّوْرٰیۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ پس حضرت نے دو مرتبہ فرمایا کہ واللہ زید ہے اور اسکا نام زید رکھا ملّا فرماتے ہین۔ چونکہ حضرت سجادؑ علم امامت سے جانتے تھے کہ انکے فرزندون مین زید نامی شخص ہوگا۔ اور مخالفین کی جہاد مین شہید ہوگا اور ان دونوں آیہ مین شہادت کا اشارہ نکلا اس سبب سے آپنے جان لیا کہ یہہ وہی فرزند ہے پس اس کا نام زید رکھا یہہ روایت اس قسم کے استخارہ پر دلالت کرتی ہے بلکہ قرآن کے فال کے جواز پر بھی اجازت نکلتی ہے اور سید رضی اللہ نے فتح الابواب مین لکھا ہے کہ خطیب مستغفری نے اپنی دعوات مین ذکر کیا ہے کہ جب تم قرآن سے فال نکالنا

چاہو پس تین مرتبہ قل ہو اللہ احد اور تین مرتبہ محمد و آل محمد پر درود بھیجکر کہو اللّٰھم تفاولت
بکتابک و توکلت علیک فارنی من کتابک ما ھو المکتوم من سرک
المکنون فی غیبک پس قرآن کو کھول اور اسپر عمل کر جو بات دہنی صفحہ سے ظاہر ہو ورق
اور سطر کی گنتی کی کچھ ضرورت نہین اور اسکو اس نے جناب رسولخدا سے نسبت دی ہے
ملا فرماتے ہین کہ یہہ حدیث اگرچہ اہلسنت کے طریق سے ہے لیکن استخارہ صفحہ اول کے
طریق کے مؤید ہے **دوسرا طریق** استخارہ قرآنی کا یہہ ہے کہ پہلے صفحہ پر عمل نہ کرین
اور اسکی بھی چند قسمین ہین **پہلی قسم** یہہ ہے کہ فقیر نے خط شیخ جلیل شمس الدین محمد
صاحب الکرامات والمقامات جد شیخ الاسلام والمسلمین شیخ بہاء الدین محمد رحمہ اللہ
کی کہ جو خط شیخ سعید شہید سے نقل کیا ہے دیکھا کہ انہون نے بسند معتبر مفضل ابن عمر سے
روایت کی ہے کہ ہم چند آدمی خدمت مین امام جعفر صادق علیہ السلام بیٹھے ہوئے
تھے کہ ایک شخص نے ان حضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی مطلب کا
ارادہ کرتے ہین پس قرآن کو لیکر اپنے مطلب کو دل مین دھیان کر کے قرآن کو کھولتے ہین
اسکے بعد اول ورق پر اسکے نظر کرتے ہین اور اس سے نیک بد پر اپنے کام کی استدلال
کر لیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ جانتے ہو کسطرح کرنا چاہئے واللہ نہین جانتے ہو ہمنے
عرض کیا قربان جاؤن کیونکر کرنا چاہئے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی کو کوئی کام درپیش ہو
اور اسکے کرنیکا ارادہ ہو تو نماز جعفر طیار کو مع اسکی دعا کے پڑھ کر قرآن کو اٹھا کر خیال
کرے فرج آل محمد کو جس سے مراد حضرت صاحب الامر کا ظہور ہے کہ جو عنقریب ہونیوالا ہے
پس کہے اللّٰھم ان کان فی قضائک و قدرک ان تفرج عن ولیک و
حجتک فی خلقک فی عامنا ھذا و فی شھرنا ھذا فاخرج لنا آیۃ

مِنْ کِتَابِکَ نَسْتَدِلُّ بِهَا عَلٰی ذٰلِکَ بعد اُس کے قرآن کو کھول کر سات ورق اُلٹے ساتوین ورق کی پشت پر دس سطر شمار کرے پس گیارہوین سطر کو دیکھے کہ وہان کے ایسی بات نکلیگی جس سے اُسکے مطلب کا حال کھل جاویگا پس قرآن کو بلا دے اور دوبارہ اپنے مطلب کا قصد کرکے قرآن کو پھر کھولے جس طرح پر کہ بیان ہوا ہے عمل کرے جبتک اُسکا مطلب ظاہر ہو۔ اور سید ابن طاوس نے بھی یہی عمل کو بطور مرسل یعنے بلا نقل سند ذکر کیا ہے اور کہا ہے کتب اصحاب مین ہم نے دیکھا ہے علما فرماتے ہین یہہ طریق استخارہ اور فال دونو کا احتمال رکھتا ہے **مترجم** بلکہ فال کا احتمال اظہر ہے **دوسری قسم** جو استخارہ جلالہ کی نام سے مشہور ہے یعنے قرآن کو کھولنا اور دہنے صفحہ پر جسقدر لفظ اللہ ہوین کل کو شمار کرنا اُسی قدر ورق بائین طرف سے شمار کرے بعد اُسکے اُسی شمار پر صفحہ بائین سے سطرین گنے آخر سطر مین جو کچھ ظاہر ہو اُسپر عمل کرے۔ اگر مرتبہ اول مین پہلی صفحہ پر لفظ اللہ نہو تو دوبارہ نیت کرکے عمل کرے اسیطرح پر جبتک لفظ اللہ صفحہ اول پر نکلے عمل مین لاوے اس طریق کو اگرچہ علما سید کی طرف نسبت دیتے ہین لیکن اُنکی کتاب مین نہین ہے اور دوسرے کتب معتبرہ فقہا اور دعا مین بھی علما کی نظر سے نہین گذرا لیکن بحرین کے فضلا مین سے ایک شخص کے قلم کا لکھا ہوا جناب علامہ نے دیکھا اُس نے لکھا ہے کہ مین نے علماء امامیہ کی ایک کتاب مین جناب صادق علیہ السلام سے بلا سند نقل دیکھی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر تم پر کوئی کام دشوار ہو اپنے ہاتھ مین قرآن کو لیکر کام کرنیکا قصد کرکے سورہ حمد اور قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی اور آیہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ وسورہ انا انزلنا و سورہ قل یا ایہا الکافرون اور معوذتین ہر ایک کو تین تین مرتبہ پڑھے پس

قرآن سے فال دیکھنا

قرآن کی جانب متوجہ ہو اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَوَجَّہْتُ اِلَیْکَ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ مِنْ فَاتِحَتِہٖ
اِلٰی خَاتِمَتِہٖ وَفِیْہِ اِسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَکَلِمَاتُکَ التَّامَّاتُ یَا سَامِعَ کُلِّ صَوْتٍ وَ
یَا جَامِعَ کُلِّ فَوْتٍ وَیَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَا مَنْ لَا تَغْشَاہُ الظُّلُمَاتُ
وَلَا یَشْتَبِہُ عَلَیْہِ الْاَصْوَاتُ اَسْئَلُکَ اَنْ تُخَیِّرَ لِیْ بِمَا اُشْکِلَ عَلَیَّ بِہٖ فَاِنَّکَ
عَالِمٌ بِکُلِّ مَعْلُوْمٍ غَیْرُ مُعَلَّمٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَ
عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْبَاقِرِ وَجَعْفَرِ بْنِ الصَّادِقِ وَمُوْسَی الْکَاظِمِ وَعَلِیِّ
الرِّضَا وَمُحَمَّدِ بْنِ الْجَوَادِ وَعَلِیِّ الْہَادِیْ وَالْحَسَنِ الْعَسْکَرِیِّ وَالْخَلَفِ الْحُجَّۃِ
مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ پس قرآن کو کھولے اور دہنے صفحہ پر اسم جلالہ کو شمار
کرے بعد اسکے اُسی قدر ورق بائین طرف کے گنے پس بائین صفحہ پر اُسی قدر سطرین گن کر
آخر سطر کو دیکھے کہ وہ بمنزلہ وحی کے ہوگا کوئی مطلب ہو انشاء اللہ تعالیٰ اور **بعضے** فضلا
کے قلم کا لکھا ہوا استخارہ کا طریق اس طرح پر نظر سے گزرا کہ آیۃ الکرسی کو خالدون تک
اور آیہ عندہ مفاتح الغیب کو مبین تک پڑھ کے دس مرتبہ درود محمد و آل محمد پر بھیجے بعد اسکے
یہہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَتَفَاءَلْتُ بِکِتَابِکَ عَلَیْکَ فَاَرِنِیْ مَا ھُوَ
الْمَکْنُوْنُ فِیْ سِرِّکَ الْمَخْزُوْنُ فِیْ عِلْمِ غَیْبِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الْحَقَّ حَقًّا حَتّٰی
اَتَّبِعَہٗ وَاَرِنِی الْبَاطِلَ بَاطِلًا حَتّٰی اَجْتَنِبَہٗ بعد اسکے قرآن کو کھولے جسطرح پہلے بیان ہوا عمل کرے
اور **بعضے** فضلاء کی تالیف مین بھی اسیطرح پر منقول ہے لیکن دعا مین اس طرح پر ہے
الْمَخْزُوْنُ فِیْ غَیْبِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَمِنْکَ الْحَقُّ بِمُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الْحَقَّ حَقًّا حَتّٰی اَتَّبِعَہٗ وَاَرِنِی الْبَاطِلَ بَاطِلًا
حَتّٰی اَجْتَنِبَہٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ **تیسری قسم** یہہ ہے کہ سید رضی اللہ عنہ

فتح الابواب مین ذکر کیا ہے کہ بدر ابن یعقوب عمری سے روضۂ حضرت کاظمین علیہما السلام
مین سنا کہ وہ کہتے تھے قرآن کو اٹھا کے کہے اللّٰهم ان كان فی قضائك وقدرك ان
تمنّ علی امّة نبيّك بظهور وليّك وابن بنت نبيّك فعجّل ذلك وسهّله
ويسّره وكمّله واخرج لی اٰية استدلّ بها علی امر فأتمر او نهی فانتهی فی عافية اور
اگر ہو سکے تو اپنی حاجت کو بھی عربی مین بیان کرے پس سات ورق الٹ کر ساتوین ورق
کے دوسرے صفحہ سے سات سطرین شمار کرکے ساتوین سطر سے تفاول کرے یعنے مطلب کے لئے
فال نکالے **چوتھی قسم** یہہ ہے جسکو سید نے شیخ بدر مذکور سے نقل کیا ہے کہ دعائے مذکور کو
پڑھ کر قرآن کو کھولے اور سات ورق الٹ کر ساتوین ورق کے دوسرے صفحہ پر اسم جلالہ کو
شمار کرے پس آٹھوین ورق کے بائین صفحہ کی اسی قدر سطرین گنکر آخر سطر مین دیکھے جو کچھ
ظاہر ہو اُس پر عمل کرے **پانچوین قسم** یہہ ہے کہ سید نے شیخ مذکور سے روایت کیا کہ دعائے
گزشتہ کو پڑھ کر قرآن شریف کو کھولے اور آٹھ ورق کو گنکر ورق ہشتم کے صفحہ اول سے دس
سطر شمار کرے اور گیارہوین سطر سے فال دیکھے ملا کہتے ہین کہ استخارہ قرآنی کے دوسری قسم
کے طریقون مین کوئی مستند معقول نہین رکھتا خاصکر تینون اخیر کی قسمین کہ انکو کسی معصوم سے
نسبت نہین دیا اور چونکہ بعض مین ان استخارات سے وارد ہے کہ نماز جعفر طیار کو عمل مین
لاوین تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر کیفیت اسکی بیان کیجا دے پس واضح ہو کہ اسکے
طریقون مین مشہور تر یہہ طریقہ ہے کہ چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے پہلے رکعت مین الحمد
کے بعد اذا زلزلت اور دوسری مین والعادیات تیسری مین اذا جاء چوتھی مین قل ہو اللہ
پڑھے اور ہر ایک رکعت مین سورتون کے بعد پندرہ پندرہ مرتبہ تسبیح اربعہ سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پس رکوع مین اور رکوع سے اٹھکر اور دونو سجدون

ہین اور دونو سجدون سے سر اُٹھاکر دس دس مرتبہ تسبیح اربعہ کو پڑھے اور اگر آخر سجدہ مین
تسبیحات کے بعد یہہ دعا پڑھے تو بہتر ہے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ
مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ
اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عِلْمُهٗ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ
ذِي الْعِزَّةِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي الْقُوَّةِ وَالطَّوْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ
الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِيْ تَمَّتْ
صِدْقًا وَعَدْلًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پس اپنی حاجت کو طلب کرے اور اگر ہوسکے تو اَنْ
تَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ کہلے اور سلام کے بعد یَا رَبِّ ایک سانس بھر کہے بعد اُسکے بقدر
یَا رَبَّاهُ پھر ایک سانس یَا رَبِّ پھر ایک سانس یَا اَللّٰهُ پھر اسی قدر یَا رَحِيْمُ یَا رَحِيْمُ
پس سات مرتبہ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ سات مرتبہ کہے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَايَةَ لِمَجْدِكَ وَ
اُثْنِيْ عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغُ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰى لِخَلِيْقَتِكَ كُنْهُ
مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَيُّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ
بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ
عَوَّادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اور اگر ان سورتون کو نہ جانتا ہو تو جس سورہ کو جانتا ہو پڑھے مضائقہ نہین اور یہہ دعا بھی
نماز کی شرط نہین بلکہ اس نماز کے مکملات سے ہے اور باقی اداب اور دعائین اس نماز
کی ہمنے ہیع الاسابیع مین ذکر کی ہین - اور چونکہ راوی اُس استخارہ کا اور اس دعا کا مفضل
ابن عمر ہے تو عجب نہین کہ جو دعا حدیث استخارہ مین وارد ہوئی ہے اسمین ہی دعا کی طرف

اشارہ ہو لہذا اس دعا کو ہم نے اس جگہہ پسند کیا **مترجم** بعض اکابر کے تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ دعائے سُبحان من لَبِس کو بعد نماز کے پڑھے ❊

پانچوین مفتاح

استخارہ تسبیح کے بیان مین **علامہ** حلّی نے منہاج الصّلاح مین اپنے پدر بزرگوار شیخ سدید الدین یوسف سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے سیّد جلیل رضی الدین محمد آدی سے نقل کیاہے اور انھون نے صاحب الامر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جب کسی امر مین توستخارہ کرنا چاہے توسورہ فاتحہ کو دنل مرتبہ پڑہ اور تین مرتبہ اور ایک مرتبہ بھی ہوسکتاہے پس دنل مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کر اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِكَ بِعَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ وَاَسْتَشِیْرُكَ بِحُسْنِ ظَنِّی بِكَ فِی الْمَامُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ الْفُلَانُ مِمَّا قَدْ نِيْطَتْ بِالْبَرَكَةِ اَعْجَازُهٗ وَبَوَادِيْهِ وَحُفَّتْ بِالْكَرَامَةِ اَيَّامُهٗ وَلَيَالِيْهِ فَخِرْ لِیْ فِيْهِ خِيَرَةً تَرُدُّ شُمُوْسُهٗ ذَلُوْلًا وَتَعْقَبُ اَيَّامُهٗ سُرُوْرًا اَللّٰهُمَّ اِمَّا اَمْرٌ فَاْتَمِرُ وَاِمَّا نَهْیٌ فَانْتَهِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِرَحْمَتِكَ خِيَرَةً فِیْ عَافِيَةٍ بعد اسکے قصد کرے اگر یہ امر میرے لئے خوب ہے تو طاق نکلے اور بُرا ہو تو جفت نکلے یا برعکس قرار دے پس ایک ٹکڑہ تسبیح کا پڑہ کر گننا شروع کرے کہ طاق ہین یا جفت **اور** سید رضی الدین نے فتح الابواب مین لکھاہے کہ مینے بخط برادر صالح پسندیدہ محمد ابن محمد حسینی آدی کے خدا ئے تعالیٰ اُنکی سعادت مضاعف کرے اور اُنکا انجام بخیر کرے لکھا ہوا دیکھاہے کہ اُنھون نے جناب صادق علیہ السّلام سے روایت کیا ہو کہ جو شخص حقتعالیٰ سے استخارہ کرے پس سورہ حمد اور انا انزلناہ کو دس دنل مرتبہ پڑہ کر تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے بعد اسکے دعائے مذکورہ کو نقل کیاہے پس لکھاہے

کہ ایک مٹھی کنکریونکی یا تسبیح کے دانہ پکڑکر شمار کرے سید کہتے ہین مراد یہہ ہے کہ قصد کرے کہ اگر
طاق ہو وے تو کرا ور جفت ہون تو نہ کر پھر سید مذکور نے کہا ہے کہ بعضے ہمارے علما
نے ایک حدیث مرسل نقل کی ہے قرعہ تسبیح کے بیان مین کہ سورہ حمد ایک مرتبہ اور
سورہ انا انزلناہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس دعا کو پڑھے جسکا ذکر ہوا اور ایک رفیق پیدا کرے
اور خود کرنے کو اور وہ نہ کرنے کو یا برعکس قصد کرین پس دو رقعہ لکھین ایک اپنے نام کا
اور ایک رفیق کے نام کا اور کسی جگہہ مین رکھکر ہاتھ ڈالکر نکالے جو نکلے اُسی پر عمل کرے

دوسرا طریق شیخ یوسف ابن حسین نے بخط شیخ شہید نقل کیا ہے کہ دس مرتبہ
سورہ انزلنا پڑھ کر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْاُمُوْرِ وَاَسْتَشِیْرُكَ بِحُسْنِ
ظَنِّیْ بِكَ فِی الْمَاْمُوْلِ وَالْمَحْذُوْرِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ الَّذِیْ عَزَمْتُ عَلَیْهِ مِمَّا قَدْ نِیْطَتِ الْبَرَكَةُ
بِاَعْجَازِهٖ وَبَوَادِیْهِ وَحُفَّتْ بِالْكَرَامَةِ اَیَّامُهٗ وَلَیَالِیْهِ فَاَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ
وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰی وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ
وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاَنْ تَخِیْرَ لِیْ فَیَتِهٖ خِیَرَةً تَرُدُّ
شُمُوْسَهٗ ذَلُوْلًا وَتَقِیْضُ اَیَّامَهٗ سُرُوْرًا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرًا فَاجْعَلْهُ فِیْ قَبْضَةِ الْفَرْدِ
وَاِنْ كَانَ نَهْیًا فَاجْعَلْهُ فِیْ قَبْضَةِ الرَّنْجِ بعد اس کے تسبیح کو پکڑلے اگر ایک رہے تو کرے اور دو
رہین تو ترک کرے مُلّا فرماتے ہین کہ سید کی عبارت مین فی الجملہ اجمال ہی ہین اُنکی عبارت
سے ایسا سمجھتا ہون واللہ یعلم اور واضح ہو کہ ظاہر روایات یہہ ہے کہ چند سنگریزہ یا تسبیح
کے دانہ ہاتھ مین لے اور شمار کرے جسطرح پر کہ معمول ہے اور بعضے ہمارے مشائخ رحمہ اللہ
پروئی ہوئی تسبیح کو ہاتھ مین لیکر جتنے دانہ مٹھی مین آتے تھے اُنکو شمار کرتے تھے کہ طاق
ہین یا جفت یہہ طریقہ بھی فی الجملہ روایت سے منطبق ہے لیکن جو بات دست بدست

بیان استخارۂ تسبیح دوسرا طریقہ

اور سینہ بسینہ اُستادون سے سُنتے دیکھتے آئے ہین وہ طریقہ متعارف ہے کہ اُنگلی سے
تسبیح کو بیچ بیچ مین سے پکڑے اگر حمد اور انا انزلناہ اور اس دعا کو کسی اُس تعداد کے موافق
جو کہ روایات مین ذکر ہوا ہے نیت کر کے تسبیح کو پکڑے اور دو دو شمار کرے ایک رہے تو
عمل کرے اور دو رہین تو ترک کرے ظاہرا انھین **والد مرحوم** یعنے ملا محمد تقی مجلسی
شیخ عظیم الشان شیخ بہاؤ الدین محمد عاملی رحمہ اللہ سے نقل کیا کرتے تھے کہ ہمنے دست بدست
اپنے اُستادون سے سُنا ہے کہ حضرت صاحب الامرؑ نے بیان فرمایا طریق استخارہ تسبیح کو کہ
تین مرتبہ محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور تسبیح پکڑے اور دو دو شمار کرے اگر طاق رہے خوب
ہے اور جفت رہے بد ہے اور والد مبرور یعنے مجلسی علیہ الرحمہ جلدی کے کامون مین اکثر
اس طرح پر استخارہ کرتے تھے **مترجم** اور اگر دعاے اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَةً فِیْ عَافِیَةٍ
تین دفعہ یا ایک دفعہ پڑھ کے پھر تین دفعہ درود بھیجے جیسا کہ مروج ہے تو اور عمدہ ہے
مسئلہ اگر حکم آیا تو دوبارہ کرنا یعنے واجب کرنا یعنے پھر ترک کر نیت سے استخارہ دیکھنا اور دو
آوین تو واجب اور ایک رہے تو مساوی سمجھنا اور مساوی مین پھر ترجیح دیکھنا یعنی پھر
کسی شق کو معین کر کے دوبارہ استخارہ کرنا جو مروج ہے اسکے کچھ اصل ہے یا جز اسکی بابت
سوائے اس کے کہ فی زمانہ علما و فضلا مین دائر و سائر ہو رہا ہے اور ہم کچھ نہین کہہ سکتے لَعَلَّ
اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا **فائدہ** ممکن ہے کہ کسی امر کے واسطے مثلاً علاج یا سفر مین واجب یا مساوی آئے
ایسی صورت مین پھر مساوی یا واجب مین ترجیح دینا چاہئے کہ مساوات کا سبب کبھی یہہ ہوتا
ہے کہ دونو امر مین وہی نفع حاصل ہے مساوی کے فقط یہہ معنی نہین ہین کہ کرنا نہ کرنا برابر بھی
بیکار ہے **فائدہ** ایک دفعہ چند مقامات کے لئے ہمنے استخارہ دیکھا چند جگہہ کو واجب اور بعض
جگہہ کو مساوی بعض کو منع آیا پھر ترجیح مین ایک مقام قرار پایا جب اُس طرف کو چلے مین راہ

ایک مشیر کی رائے سے دوسری جگہ کو استخارہ کیا اُس طرف کو اس سے بھی عمدہ آیا اور
اُس سفر مین نفع کثیر ہمکو حاصل ہوا معلوم ہوا کہ وجوب اُس سمت کا اس وجہ سے تھا کہ اگر
اُدہر کو نہ جاتے تو جس مقام کا استخارہ کیا ہے وہان جانا نہوتا پس نکات استخارہ کو سمجھنا اور
غور کرنا چاہئے کہ علام الغیوب سے معاملہ ہے **فائدہ** کسی طبیب کے علاج کے واسطے استخارہ
کیا تو جو کچھ وہ طبیب تجویز کرے استخارہ سے یا بلا استخارہ کے اُس پر عمل کافی ہے اور اگر
نسخہ کے واسطے استخارہ بھی کرے تو فی الجملہ تردد ہے شاید مباح ہو خصوصًا جبکہ طبیب
حکم دے کہ استخارہ کر لو **دوسرا طریق** جو عوام مین مشہور ہے کہ تین تین دانہ شمار کرتے
ہین ایک رہے تو خوب ہے دو رہے تو میانہ اور تین رہین تو بد یہہ طریق کتب معتبرہ مین فقیر
یعنے مجلسی کی نظر سے نہین گزرا **مترجم** اس مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر معتبرہ مین
دیکھا ہے چنانچہ مترجم نے ایک کتاب مین شیخ بہائی کی طرف منسوب دیکھا ہے کہ گیارہ مرتبہ
درود پڑھ کر نستعین تک الحمد کو پڑھین بعد اُس کے یَا مَنْ یَعْلَمُ اَحَدٌ مَنْ لَا یَعْلَمُ یَا
مَنْ عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَخِرْلِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ کہکر تسبیح کو پکڑے ایک دانہ پر
سُبْحَانَ اللّٰہِ ایک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ایک پر لا کہتا جائے ایک رہے تو خوب دو میانہ تین بد اور شاید
دعا مین اُسوقت یاد مین کچھ فرق ہو تو بعید نہین مگر کافی ہے پھر مُلّا فرماتے ہین لیکن
ایک فاضل بحرینی نے کتاب السعادات سے بروایت امام جناب صادقؑ نقل کیا ہے کہ حمد کو
ایک مرتبہ اور قل کو تین مرتبہ پڑھے اور پندرہ مرتبہ درود بعد اسکے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
بِحَقِّ الْحُسَیْنِ وَجَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَالْاَئِمَّۃِ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیَ الْخِیَرَۃَ فِیْ ھٰذِہِ السُّبْحَۃِ وَاَنْ تُرِیَنِیْ مَا ھُوَ الْاَصْلَحُ لِیْ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ الْاَصْلَحُ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ مَا اَنَا عَازِمٌ عَلَیْہِ

فَأْمُرْنِیْ وَاِلَّا فَانْهَنِیْ فَاِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پس ایک مٹھی تسبیح کی پکڑ لے اور شمار کرے اور کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یہانتک کہ دانہ ختم ہون اگر سُبْحَانَ اللّٰهِ پر ختم ہو تو مختار ہے کرے یا نہ کرے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر
ختم ہو تو حکم ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر ختم ہو تو ممانعت کی علامت ہے ؁

چھٹی مفتاح ؀

استخارہ ذات الرقعہ کے بیان مین۔ سید ابن طاؤس اور اکثر متاخرین علما اس استخارہ کو
عمدہ استخارون مین شمار کرتے ہین کتاب احتجاج مین منقول ہے کہ حمیری نے حضرت صاحب الامر
کی خدمت مین عریضہ لکھا اور پوچھا اگر آدمی کسی کام مین متردد ہو کرنے اور نہ کرنے مین
دو انگشتری لے اور ایک پر اِفْعَلْ اور ایک پر لَا تَفْعَلْ لکھے اور دونو کو چھپا دے پس
چند مرتبہ حقتعالی سے طلب خیر کرے بعد اسکے ایک انگشتری کو باہر نکال کر دیکھے اور اسپر
عمل کرے آیا یہہ بات استخارہ مین داخل ہے یا نہین حضرت نے جواب مین لکھا کہ عالم اہلبیت
علیہم السلام نے استخارہ کے باب مین جو طریقہ مقرر کیا ہے وہ نماز پڑھنا اور پرچہ نکالنا ہے ملا
فرماتے ہین یعنے اسطرح کرنا چاہیے **مترجم** حضرت نے اس طریق کو پسند نہین فرمایا استخارہ
ذات الرقعہ کیجانب اشارہ کیا اور اسکے چند طریق ہین **اول** وہ طریق ہے جو کلینی اور شیخ
طوسی اور سید وغیرہ نے معتبر اسناد سے ہارون ابن خارجہ سے روایت کی ہے کہ جناب صادق
نے فرمایا کہ جس وقت کسی کام کا ارادہ ہو تو چھہ پرچہ کاغذ کے لے تین مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خِیَرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ اِفْعَلْهُ اور تین پرچون مین
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ لَا تَفْعَلْهُ پس ان

استخارۂ ذات الرقعہ

رقعون کو اپنے مصلے کے نیچے رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے جب فارغ ہو سجدہ مین جا کر سو مرتبہ
کہے أَسْتَخِيرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهِ خِيَرَةً فِي عَافِيَةٍ پس سیدھا بیٹھ جاوے اور کہے اَللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي
فِي جَمِيعِ أُمُورِي فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ پس ہاتھ مار کر رقعون کو ملا کے ایک ایک نکالنا شروع
کرے اور دیکھتا جائے اگر تین اِفْعَلْ پے درپے نکل آئین تو جس کام کا ارادہ ہے اُسکو کرے
اور اگر تین لَا تَفْعَلْ پے درپے نکلین تو نہ کرے اور اگر درہم برہم نکلین تو پانچ پرچہ نکالے
اگر اِفْعَلْ زیادہ ہون تو کرے اور اگر لَا تَفْعَلْ زیادہ ہون تو نہ کرے اور چھٹے پرچہ کے
نکالنے کی حاجت نہین ملا فرماتے ہین کہ بجائے فلان ابن فلان دو تو جگہہ اپنا اور اپنی مان کا
نام لکھے اور واضح ہو کہ غسل اسباب مین وارد نہین ہوا اور بعضے علمانے اس استخارہ مین
غسل کو لکھا ہے اس اعتبار سے کہ استخارہ مطلقہ مین جسکو اپنے محل پر بیان کیا گیا ہے واقع
ہوا ہے اور شاید بد ہو۔ اور نماز ہائے حاجت مین غسل کا وارد ہوتا بھی ایک مؤید ہے
اور اگر ائمہ ہدی کی زیارت کا قصد کر کے غسل کرے تو شاید احوط ہو **مترجم** اگر پنجشنبہ یا جمعہ
یا کوئی تاریخ ایسی ہو جسمین غسل مستحب ہے تو اُس نیت سے غسل کر لینا اس سے بھی عمدہ اور احوط
ہے اور اس نماز مین کوئی خاص سورہ معین نہین ہوا بعضے علمانے سورہ حشر سورہ رحمان کو
لکھا ہے اس لحاظ سے کہ دوسری قسم کے استخارون مین وارد ہوا ہے ملا فرماتے ہین شاید
بد ہو اور اگر دونو رکعت مین تین تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھین جیسا کہ بعد اسکے مذکور ہوگا تو بھی
بُرا نہین اور ظاہر یہہ ہے کہ ہر ایک سورہ خوب ہے اور یہہ جو حدیث مین واقع ہوا ہے
کہ اگر بعض مین اِفْعَلْ اور بعض مین لَا تَفْعَلْ نکلے تو پانچ پرچہ نکالین اسمین اشکال ہے
اسلئے کہ بعض صورتون مین پانچوین رقعہ کے نکالنے کی حاجت نہین پڑتی **مثلا** ایک
لَا تَفْعَلْ نکلنے اور بعد اُسکے تین اِفْعَلْ یا برعکس اسکے ایک نکلکر تین لَا تَفْعَلْ نکلین یا دو

اِفعَل نکلکر ایک لَاتَفعَل اور ایک اِفعَل نکلے یا دو لَاتَفعَل اور ایک اَفعَل اور ایک
لَاتَفعَل نکلے۔ پس ان سب صورتون مین بے پانچوین رقعہ کے بھی کثرت معلوم ہوجاویگی
اور عجب نہین کہ مقصود یہہ ہو کہ چھٹے رقعہ کے نکالنے کی کسی صورت مین حاجت نہین گو بعضے
شقوق مین پانچوین کی بھی ضرورت نہو اور یہہ بھی احتمال ہے کہ سب صورتون مین تعبداً
اور حکماً پانچوان پرچہ نکالنا چاہئے گو اسکا فائدہ ہمکو نہ معلوم ہو لیکن احتمال بعید ہے **مترجم**
ولاکن احوط ہے اور جاننا چاہئے کہ اگر مختلف نکلین اور ایک زیادہ ہو تو حدیث سے
کوئی تفاوت خوبی اور بدی مین اُسکی صورتون مین ظاہر نہین ہوتا اور بعضے علما باعتبار
تقدیم و تاخیر یا لتوالی کی راہ سے خوبی اور بدی کے مرتبون مین تفاوت قرار دیتے ہین **مثلاً**
اگر تین افعل اور ایک لَاتَفعَل نکلے تو اس سے بہتر ہے کہ تین افعل پانچ رقعون مین نکلین
ایسے ہی لَاتَفعَل کا حال ہے اور اگر دو اِفعَل نکلین پے درپے اور ایک لَاتَفعَل اور ایک
اِفعَل تو بہتر ہے اس سے کہ اوّل لَاتَفعَل نکلے اور بعد اُسکے تین اِفعَل اسی قاعدہ سے
تمام شقوق نیکی اور بدی کے معلوم ہو سکتی ہین **مترجم** ایسا بھی خیال کیا جاسکتا ہے
کہ اگر ابتدائی مین اِفعَل اور انجام مین لَاتَفعَل یا بیچمین اِفعَل یا لَاتَفعَل اور ادھر اُدھر
اُسکے خلاف ہو تو ابتدائے اور انجام یا وسط کا زمانہ معاملہ مقصودہ کا اُسکے موافق ہو
بلکہ یہہ احتمال بہت اقرب ہے۔ اور سید رحمہ اللہ نے بطریق عامہ ابن مسعود سے نقل کیا
ہے کہ وہ استخارہ مین یہہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعلَمُ وَلَا اَعلَمُ وَتَقدِرُ وَلَا
اَقدِرُ وَاَنتَ عَلَّامُ الغُیُوبِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عِلمَکَ بِمَا یَکُونُ کَعِلمِکَ بِمَا
کَانَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی قَد عَزَمتُ عَلٰی کَذَا کَذَا فَاِن کَانَ لِی فِیہِ خِیَرَۃٌ لِلدِّینِ
وَالدُّنیَا وَالعَاجِلِ وَالاٰجِلِ فَیَسِّرہُ وَسَہِّلہُ وَوَفِّقنِی لَہٗ وَاِن کَانَ غَیرَ ذٰلِکَ

فَامْنَعْنِیْ مِنْهُ کَیْفَ شِئْتَ پس سجدہ مین جاکر ایک سو ایک مرتبہ کہتے تھے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِرَحْمَتِکَ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ پس تین رقعہ لکھتے تھے خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اِفْعَلْ عَلٰی اِسْمِ اللّٰہِ وَعَوْنِہٖ اور تین پرچون مین خِیَرَۃٌ
مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ لَا تَفْعَلْ وَالْخِیَرَۃُ فِیْمَا یَقْضِی اللّٰہُ اور زیر سجادہ رکھتے
تھے جب نماز سے فارغ ہو چکتے تھے تو ایک ایک کرکے پرچونکو نکالتے تھے اور کثرت پر عمل کرتے
تھے مُلّا فرماتے ہین کہ دعائے مذکور مین کَذَا کَذَا کی جگہہ اپنی حاجت کو عربی زبان مین
لکھے اور نہو سکے تو عَلَی الْاَمْرِ الَّذِیْ عَلِمْتَ اور مترجم کے خیال مین مطلقًا اپنی زبان مین
کہنا بھی کافی ہے اور بجائے فلان ابن فلان کے اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے اور یہہ روایت
اگرچہ بطریق اہلسنت ہے مگر پہلی روایت کے مؤید ہے اور پہلے روایت پر جو طریق شیعہ سے
منقول ہے عمل کرنا اولی ہے - اور اگر اس دعا کو بھی پڑھے تو عیب نہین اور ایک طریق
یہہ ہے کہ جسکو سید ہی نے اہلسنت کے طریق سے جابر ابن عبداللہ انصاری سے کہ اکابر صحابہ
سے ہین نقل کیا ہے وہ کہتے ہین کہ جناب رسولخدا ہمکو استخارہ کرنا اپنے کامون مین اس طرح
تعلیم فرماتے تھے جیسے قرآن کی سورتونکو - اور فرمایا کرتے تھے کہ جسوقت تم مین سے کوئی
شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے خلاف وقت نماز کے پس کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ
فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ
اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ
وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا
الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ

فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ
بعد اسکے سید نے فرمایا کہ بعضے ہمارے مشائخ رحمہ اللہ لکھتے ہین کہ جب اس نماز کو پڑھے اور اس دعا کو تو چھہ رقعہ کاغذ کے قطع کرے تین مین اِفْعَلْ لکھے اور تین مین لَا تَفْعَلْ اور انکو آپسمین خلط کر دے اور اپنے آستین مین رکھ لیوے پس تین رقعہ ایک ایک کرکے نکالے اگر سب اِفْعَلْ ہون تو باطمینان خاطر اس کام کو کرے اور اگر دو اِفْعَلْ اور ایک لَا تَفْعَلْ ہو تو ہو سکتا ہے کہ اسکو کرے لیکن شق اول کے برابر نہین ہے اور اگر تینون لَا تَفْعَلْ ہون تو نہ کرے اور اگر دو لَا تَفْعَلْ نکلین تو حذر کرنا اولی ہے وَلِلْاَکْثَرِ حُکْمُ الْکُلِّ ملا فرماتے ہین کہ فحوی اصل حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ نماز اور دعا واسطے استخارہ مطلقہ کے ہے اور کوئی عمل اسکے ساتھ نہین ہے۔ یہہ عمل جو سید نے بعضے مشائخ سے نقل کیا ہے اس استخارہ کا جزو نہین اور کسی اور روایت مین بھی میری نظر سے نہین گزرا پس بہتر یہہ ہے کہ پہلی طریق کے موافق عمل کرین۔ اور چاہین تو اس دعا کو بھی پڑھ لین **ایک طریق** یہہ ہے کہ سید نے فتح الابواب مین لکھا ہے کہ مجھکو بعضے علماء سے استخارہ کی ترکیب مین پہنچا ہے کہ تین رقعہ مین لکھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِفْعَلْ کے اور تین پرچون مین لکھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لَا تَفْعَلْ اور مصلے کی نیچے رکھکر دو رکعت نماز پڑھے ہر ایک رکعت مین الحمد کے بعد تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام کے بعد اَللّٰھُمَّ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ آخر تک دعاء مذکورہ پڑھ کر سجدہ مین جاوے اور سو مرتبہ کہے اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ پس سجدہ سے سر اٹھا کر پانچ پرچہ نکالے اگر انمین تین اِفْعَلْ کے ہون تو کرے کہ اسمین بہتری ہے اور اگر تین لَا تَفْعَلْ ہون تو نہ کرے کہ خیر نہ کرنے مین ہے۔ انشاء اللہ تعالی **مترجم** اس روایت مین درہم برہم نکلین تو کیا کرے اسکا کچھ حکم اور ذکر نہین ہے پس اس جگہ دو احتمال ہین ایک

ایک یہہ کہ اس مجمل روایات کو مفصل روایات پر منطبق کرین جو اُنمین لکھا ہے اُس پر عمل کرین دوسرا احتمال یہہ ہے کہ جبتک اسطرح نہ نکلین اعادہ کرے اور طریق یہہ ہے جسکو سید نے شیخ ابوالفتح کراجکی سے نقل کیا ہے اور اُنہون نے اپنی سند سے ہارون ابن حماد سے روایت کی ہے کہ جناب صادقؑ نے فرمایا کہ جب کسی امر کا ارادہ کرو تو چہہ رقعے لکھو تین مین بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان ابن فلان افعل کذا انشاء اللہ اور ایک روایت کے موافق عزیز الحکیم کی جگہہ اُسکے بعد العلی الکریم ہے پس اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے اور کذا کی جگہہ جس کام کا ارادہ ہوا اُسکو تحریر کرے اور تین پرچون مین یہی عبارت بسم اللہ الرحمن الرحیم خیرۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان ابن فلان لا تفعل کذا انشاء اللہ اور چار رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین پچاس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد اور تین مرتبہ سورہ انا انزلنا پڑہے یعنے الحمد کے بعد پرچونکو مصلے کے نیچے رکھکر اس دعا کو پڑھے اللّٰھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک الخیر بقدرتک انک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب اللّٰھم ربک فلا شیء اعظم منک صل علی آدم صفوتک ومحمد خیرتک واھل بیتہ الطاہرین ومن بینھم من نبی وصدیق وشہید وعبد صالح وولی مخلص وملائکتک اجمعین ان کان ماعزمت علیہ من الدخول فی سفرے الی بلد کذا خیرۃ لی فی البدو والعاقبۃ ورزق تیسر لی منہ فسھلہ ولا تعسرہ وخر لی فیہ وان کان غیرہ فاصرفہ عنی وبدلنی منہ بما ھو خیر منہ برحمتک یا ارحم الراحمین پس ستر مرتبہ خیرۃ من اللہ العلی الکریم کہے پس سجدہ مین جاوے اور مونہہ خاک پر رکھکر اپنی حاجت کو خدا سے طلب کرے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ بعد اُسکے پرچونکو نکالے جیسا کہ روایت اول مین

مذکور ہوا ہے اُسکے موافق عمل کرے مُلّا فرماتے ہین کہ یہہ دعا مخصوص سفر کے باب مین ہے
مِنَ الدُّخُولِ فِی سَفَرِی اِلیٰ بَلَدِ کَذَا کَذَا کی جگہہ جس شہر کا ارادہ ہو اُسکا نام لے مترجم
اور اگر دوسرا کام ہو تو مِنَ الدُّخُولِ فِی سَفَرِی اِلیٰ بَلَدِ کَذَا کَذَا کی جگہہ اُس مطلب کو ذکر
کرین مُلّا کہتے ہین بہر تقدیر پہلی روایت پر عمل کرنا بہتر ہے اور اگر چاہین تو اس دعا کو بھی
اضافہ کرلین **اور** سید ابن باقی علیہ الرحمہ نے اپنی مصباح مین لکھا ہے کہ استخارہ کرنیوالیکو
چاہیئے کہ عقیق کی انگشتری بھی جسپر محمد و علی نقش ہو وہ ہاتھ مین پہنکر پرچونکو نکالے **مُلّا**
فرماتے ہین کہ سید ابن طاؤس چونکہ اس استخارہ کو بہترین استخارات سے جانتے ہین اور انکا مدار اسی
طریق پر تھا۔ اُنہون نے چند امر عجیب غریب اپنی تجربہ کے اس استخارہ کی بابت نقل کئے ہین
ایک یہہ ہے کہ بعضے امرا نے مجھکو طلب کیا اور مین بغداد کے پچہم کے حصہ مین تھا بائیس
روز تک ہر روز اُس جگہہ اُسکی ملاقات کے لئے استخارہ کرتا تھا برابر تین لَا تَفْعَلْ پے درپے نکلتے تھے
یا چار رقعون مین تین لَا تَفْعَلْ کے ہوتے تھے مینے سمجھ لیا کہ میرے حق مین اُس سے نہ ملنا بہتر
ہے اور ایسا امر اتفاقی نہین ہو سکتا ضرور عالم الخفیات کی جانب سے ہے **دوسری** جب
زمانہ مین دار السلام بغداد مین ٹھیرا ہوا تھا۔ حلہ مین گیا بعض عزیزون نے مجھکو حلہ کی حاکم سے
ملنے کے لئے صلاح دے ایک مہینہ تک مین حلہ مین رہا جسدن اُسکی ملاقات کا ارادہ کرتا تھا صبح
اور شام دونو وقت استخارہ کرتا تھا برابر تین لَا تَفْعَلْ نکلتے تھے معلوم ہوا کہ میری خیر اُس سے
نہ ملنے مین ہے اور عقل قبول نہین کرتی ہے کہ ایسا امر کہ پچاس استخارہ کوئی شخص ایک مطلب
کے لئے مختلف اوقات مین کرے اور اتفاقی طور پر بے ارادہ قادر مطلق کے ایک طرح پہ نکلین
مترجم سید ان دونو نقلون سے استخارہ کی صحت پر دلیل لائے ہین ورنہ تا وقتیکہ مطلق نیت
سے نہ دیکھا جاوے یہہ نہین معلوم ہو سکتا کہ اُس حاکم سے ملنا بہتر نہ تھا ہان یہہ نکلتا ہے کہ

اس عرصہ مین مصلحت نہ تھی ممکن تھا کہ اسکے بعد اجازت آتی اسلیئے کہ سید کا استخارہ وقت
سے مقید تھا اور سید بزرگوار کے عمل سے یہہ مسئلہ بھی پیدا ہوا کہ وقت اور تاریخ یا شرط کو
بدل کر ایک کام کے واسطے دوبارہ بھی استخارہ کرسکتے ہین۔ لیکن اگر مطلق ہو تو پھر نہین ہوسکتا
پھر سید فرماتے ہین **تیسری** یہہ ہے کہ اس رسالہ کی تحریر تک میری عمر سے قریب تیئن سال
گذرے ہین اور جب سے مجھکو استخارہ کی حقیقت معلوم ہوئی ہمیشہ اپنے امور مین مین استخارہ
کرتا ہون ہر ایک استخارہ مین اپنی خیر اسی امر مین پائی ہے جو استخارہ سے معلوم ہوا۔ دین و
دنیا کے نفع سے کوئی استخارہ خالی نہین گیا ملا فرماتے ہین کہ فقیر نے بھی ہر ایک قسم کے
استخارون مین بہت سے تجربہ کئے ہین۔ اور اپنے بہت سے برادران ایمانی اور دوست
آشناؤن سے کثرت سے امور عجیب و غریب اس باب مین سُنی ہین خصوصًا استخارہ مصحف مجید
مین **مترجم** بھی ان دونو بزرگوارون کے تصدیق کرتا ہے کہ حقیر نے بھی اپنی اس عمر مین
کہ آج ربیع الاول ۱۳۱۲ھ کی چھبیسوین تاریخ ہے اور میری منازل عمر سے اڑتالیس منزل
اور تین مہینے اور اٹھارہ روز طے ہوچکے ہین عجیب تجربے استخارہ ذات الرقعہ بلکہ استخارہ تسبیح
مین مشاہدہ کیے ہین کہ وحی کا حکم رکھتے ہین جن پر کسی طرح سے گمان اتفاقات کا نہین ہوسکتا
اور وہ منافع اور فوائد حاصل ہوئے کہ رائے اور تدبیر بشری سے ممکن نہ تھے اور ابتدائی
عمر مین مجھکو استخارہ کی جانب سے فی الجملہ سوء ظن اور اتفاق کا گمان تھا پورا پورا اذعان
نہ تھا ایک روز بعد از نماز مسجد مین بیٹھے بہت سے امور واجب و سنت کیلئے استخارہ دیکھا
برابر حکم آیا اور جسقدر امور حرام و مکروہ کے لئے استخارہ دیکھا منع آیا۔ اگرچہ یہہ فعل خلاف
قاعدہ تھا مگر چونکہ مقتضائے ایسے مواقع مین اتمام حجت کرسکتا ہے جواب ٹھیک ٹھیک آتا رہا
جس سے علاوہ صحت استخارہ کے حقیت مذہب بھی ثابت ہے بلکہ توحید و رسالت و امامت

وحسن وقبح نفس الامر وغیرہ عقائد دین کے ثبوت کو استخارہ لاکھ دلیلون کی ایک دلیل بلکہ
معجزہ جاریہ رسول رب جلیل ہے فالحمد للہ علیٰ احسانہ پس کیونکر کوئی استخارہ سے بدگمان
ہوسکتاہے اور جولوگ علم تاثیر الانظار کے قائل ہین اور اثر نفس کو جانتے ہین وہ فلسفی مزاج
لوگ بھی اسکے منکر نہین ہوسکتے چنانچہ ایک بزرگ نے علمائے مقدسین سے جنکا نام نامی ذکر
کرنیکی ضرورت نہین ہے اور وہ طبیب بھی ہین اور علاج مین استخارہ کے پابند ہین مجھسے
بیان کیا جسوقت کہ مین مدرسہ سیرانیور مین مدرس تھا کہ ایک انگریز کے علاج کی وقت ہمنے استخارہ
دیکھا اُس نے براہ استعجاب استکشاف استخارہ دیکھنے پر تعریض کی ہمنے خیال کیا کہ یہہ شخص غیر مذہب ہے
نقلی دلائل سے تسلیم نہ کریگا اسلئے مینے اُس سے کہا کہ آپ مسمریزم سے واقف ہین اُس نے کہا کہ
بس بس مین جواب سمجھ گیا - خلاصہ جواب یہ ہے کہ خدا نے حضور قلب اور تزکیہ نفس کو عجب مقام عطا
فرمایا ہے جو صاحب استخارہ سے بدظن ہین وہ درحقیقت استخارہ کرنا نہین جانتے جبتک انسان کا
قلب پورے طور سے متوجہ نہو بیشک جواب کا اعتبار نہین ہوسکتا ؞

ساتوین مفتاح

اُس استخارہ ذات الرقعہ کے بیان مین جو طریق مشہور کے خلاف ہے - اور اُسکے بھی چند قسمین ہین
پہلی قسم شیخ طبرسی نے مکارم الاخلاق مین عبدالرحمٰن ابن سابہ سے روایت کی ہے کہ
ایک سال مین مکہ معظمہ گیا اور کچھ مال اپنے سات لے گیا تھا اُس سال بازار کھوٹا ہوا کہ کسینے
نہ خریدا بعض دوستون نے کہا کہ مال کو مصر بھیجدو کوفہ کو مت لوٹاؤ بعض نے کہا یمن کو روانہ
کرو جب ہم منےٰ سے پلٹ کر مکہ مین آئے تو مین حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت مین
گیا اور اپنا حال عرض کرکے عرض کیا کہ آپ کی کیا صلاح ہے حضرت نے فرمایا کہ مصر و یمن کے

باب مین قرعہ ڈال اور اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر جس شہر کے نام قرعہ نکلے وہین کو مال بھیجدے
بیٹے عرض کیا قربان جاؤن کیونکر قرعہ ڈالون حضرت نے فرمایا کہ ایک پرچہ مین لکھ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ
الْعَالِمُ وَاَنَا الْمُتَعَلِّمُ فَانْظُرْ فِیْ اَیِّ الْاَمْرَیْنِ خَیْرٌ لِّیْ حَتّٰی لِیْ تَوَکَّلْ عَلَیْکَ فِیْہِ عَمَلٌ بِہٖ پس لکھ مصر
انشاء اللہ تعالیٰ اور دوسری پرچہ مین اس دعا کو لکھ کر لکھ مین انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس
تیسرے رقعہ مین یہی دعا لکھ کر لا لکھ مال کو ان دو نون جگہہ مین کسی جگہہ نہ بھیجون پھر پرچون کو
ملا کر کسی دوست برادر مومن سے کہہ کہ کسی جگہہ مین تیری نظر سے علیحدہ پوشیدہ کر دے پس تو
ہاتھ ڈال کر اُن مین سے ایک کو نکال جو رقعہ تیرے ہاتھ مین آوے اُس پہ عمل کر اور خدائے
عزوجل پر توکل کر کہ انشاء اللہ تیری خیر اُسی مین ہے **مترجم** اس روایت سے صاف آشکار ہے
کہ یہہ طریق استخارہ کے درصل قرعہ ہین بوجہ استخیر اللہ وغیرہ الفاظ استخارہ کے اُنکو مجازاً استخارہ
کہنے لگے ورنہ حقیقی استخارہ وہی استخارہ مطلقہ یعنے قسم اوّل کا استخارہ ہے چنانچہ حدیث ذیل مین
سے استخارہ مساہمہ فرمایا واللہ یعلم پھر مُلّا فرماتے ہین کہ سیّد نے اس عمل کو بسند حسن عبدالرحمان
مذکور سے بروایت کیا ہے اور یہہ عمل خوب ہے اور اسکی سند کا اعتبار ذات الرقعہ مشہور سے کم
نہین ہے اور ہوسکتا ہے کہ عمومات احادیث قرعہ بھی اس قرعہ کو شامل ہون۔ کیونکہ بہت
سی احادیث مین وارد ہوا ہے کہ ہر ایک امر مشتبہ مین قرعہ ڈالنا چاہئے اور وارد ہوا ہے کہ
جو قوم اپنی معاملہ کو حوالہ بخدا کرے البتہ سہم محق یعنی ٹھیک قرعہ نکلے گا خصوصاً جس امر مین
رائون کا اختلاف ہو **مترجم** سہم اصل مین تیر کو کہتے ہین چونکہ جاہلیت کے زمانہ مین
تیرون سے قرعہ ڈالتے تھے اسواسطے مجازاً ہر ایک چیز کو جس سے قرعہ ڈالین سہم کہنے لگے
پھر اُس حصہ کا نام پڑگیا جو سہم سے نکلے پھر مطلق حصہ کے لئے مستعمل ہونے لگا پھر سیّد نے

حضرت محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے جو شخص استخارہ مساہمہ کرنا چاہے یعنے قرعہ سے تو وہ تین پرچون مین اس دعا کو لکھے اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخْرِجَ لِیْ خَیْرَ السَّھْمَیْنِ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اور ہر ایک پرچہ مین اپنا مطلب لکھے اگر معاملہ دو رویہ ہو ورنہ ایک مین کرنے اور ایک مین نہ کر نیکو لکھے اور تیسری مین غُفل لکھے پس ہاتھ مار کر ایک کو نکالے اگر اُن دو پرچون مین سے کوئی نکلے جسمین اِفْعَلْ یا لَاتَفْعَلْ ہے تو اُسکے موافق عمل کرے اور اگر غُفل نکلے تو اُسکو پھینکدے اور دوسرا پرچہ نکالے اُس پر عمل کرے مترجم غُفل بالضم اُس زمین کو کہتے ہین جسمین عمارت کا نشان باقی نہ رہا ہو یعنے اُجاڑ ہو۔

آٹھوین مفتاح

گولیون کے استخارہ کے بیان مین اور اُس کے چند طریق ہین پہلا طریق یہہ ہے کہ سید رضی اللہ عنہ نے فتح الابواب مین اور ابن تلعکبری نے مجموع الدعوات مین احمد ابن محمد ابن یحیٰی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ میرے ایک دوست نے ارادہ کیا کہ تجارت کیلئے سفر کرے پس اُس نے کہا کہ جبتک مین حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین سلام کو حاضر ہون اور حضرت سے نہ ملون اور اپنے کام مین اُنسے مشورہ نہ لون اور طلب دعا نہ کرلون کہین نہ جاؤنگا پس وہ حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مینے ارادہ کیا ہے کہ تجارت کے لئے کہین جاؤن اور مینے قسم کھائی ہے کہ جبتک آپ کی خدمت مین حاضر ہون اور

مشورہ اور طلب دعا آپ سے نہ کرون نہین جاؤنگا حضرت نے اُسکے لیئے دعا کی اور فرمایا کہ خبردار
جھوٹ نہ بولنا اور اپنے مال کے عیب کو نہ چھپائیو اور جو شخص تجھ سے احسان کی اُمید رکھتا ہو
اُسکو محروم نہ کیجو کہ اُسکی برائی سود لینے کے برابر ہے اور جو چیز تو اپنے لیئے پسند نہ کرے وہ کسی
دوسرے کے لیئے بھی پسند نہ کرنا حق دینا اور حق لینا اور تنگی روزی سے اندوہ ناک ہونا اور
خوف نہ کرنا یقین کرنا کہ تاجر رست گو قیامت کو ملائکہ نکوکار گرامی کے ساتھ محشور ہوگا اور
خرید و فروخت مین قسم کھانے سے پرہیز کرنا اسلیئے کہ جھوٹی قسم کھانیوالی کو جہنم مین لیجاتی ہے
اور ہر ایک تاجر فاسق و فاجر ہے اِلّا وہ جو اپنے حق سے زیادہ نہلے اور لوگونکے حق کو پورا
دے اور جسوقت کسی سفر کا یا کسی ضروری کام کا کہ جسکا تجھکو بڑا خیال ہو عزم کرے تو بہت
کثرت سے دعا مانگ اور استخارہ کر اسلیئے کہ مجھ سے میرے باپنے اور اُن سے اُنکے باپنے اور
اُنسے اُنکے دادا امیر المومنین نے نقل کیا ہے کہ حضرت رسالت پناہ اپنے اصحاب کو اسطرح پر
استخارہ تعلیم کرتے تھے جیسے قرآن کی سورتو نکو اور ہم جب کسی کام کا ارادہ کرتے ہین تو اوّل
استخارہ کرتے ہین اور استخارہ کیواسطے چند پرچہ کاغذ کے لے کر اُسکے موافق عمل کرتے ہین جیسا
کچھ نکلے خواہ ہمارے خواہش کے موافق ہو یا مخالف راوی نے عرض کیا اے مولا مجھکو استخارہ
تعلیم فرمایئے۔ کیونکر استخارہ کرون حضرت نے فرمایا جب استخارہ کا ارادہ ہو تو وضو کامل یعنے
باداب مع دعاؤنکے بجالا کر دو رکعت نماز پڑھے ہر ایک رکعت مین سورہ حمد کے بعد سو مرتبہ
قل ہو اللہ احد پڑھے اور سلام کے بعد ہاتھ اُٹھا کر یہہ دعا پڑھے یَا کَاشِفَ الْکُرُوْبِ وَ
مُفَرِّجَ الْهَمِّ وَمُذْهِبَ الْغَمِّ وَمُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا مَنْ
يَفْزَعُ الْخَلْقُ اِلَيْهِ فِي حَوَائِجِهِمْ وَمُهِمَّاتِهِمْ وَاُمُوْرِهِمْ وَيَتَوَكَّلُوْنَ عَلَيْهِ اَمَرْتَ
بِالدُّعَاءِ وَضَمِنْتَ الْاِجَابَةَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْدَءْ بِهِمْ فِيْ كُلِّ

امری وفرج ھمی ونفس کربی واذھب غمی واکشف لی عن ھذا الامر الذی
قد التبس علی وخرلی فی جمیع اموری خیرۃ فی عافیۃ فانی استخیرک
اللھم بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک والجاء الیک
فی کل اموری وابرء من الحول والقوۃ الا بک واتوکل علیک وانت حسبی ونعم
الوکیل اللھم فافتح لی ابواب رزقک وسھلھا لی ویسر لی جمیع اموری فانک
تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا
الامر الذی عزمت علیہ واردت ھو خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی ومعادی وعاقبۃ اموری
فقدرہ لی وعجلہ علی وسھلہ ویسرہ وبارک لی فیہ وان کنت تعلم انہ غیر نافع لی
فی العاجل والاجل بل ھو شر علی فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ کیف شئت وانی شئت
وقدر لی الخیر حیث کان واین کان ورضنی یارب بقضائک وبارک لی فی قدرک
حتی لا احب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت انک علی کل شیء قدیر وھو علیک سھل یسیر
پس چند مرتبہ درود پڑھے پھر تین پرچہ برابر بقدار کے ایک شکل کے لے کر دو پرچوں میں
اس دعا کو لکھا اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم
بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اللھم انک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا
اقدر وتمضی وتقضی ولا اقضی ولا امضی وانت علام الغیوب صل علی محمد وال محمد واخرج
لی احب السھمین الیک وخیرھما لی فی دینی ودنیای وعاقبۃ امری انک علی کل شیء قدیر
وھو علیک یسیر ایک رقعہ کی پشت پر افعل اور دوسرے کی پشت پر لا تفعل لکھا اور تیسرے
پرچہ میں اس دعا کو تحریر کرا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم استعنت باللہ وتوکلت علیہ
وھو حسبی ونعم الوکیل توکلت فی جمیع اموری علی اللہ الحی الذی لا یموت واعتصمت بذی العزۃ والجبروت

وتحصنت بذي الحول والطول والملكوت وسلام على المرسلين والحمد لله رب
العٰلمين ۝ وصلى الله على محمد النبي وآله
الطاهرين ۝ اور اس رقعه کی پشت سفید چھوڑ کہ اس پر کچھ مت لکھ پھر تینون
رقعون کو خوب مضبوط ایک شکل کی گولیان بنا اور انکو تین مٹی یا موم کی گولیون مین جو
ایک وزن اور ایک شکل کے ہون رکھ اور جس شخص پر تجھکو زیادہ تر اعتبار اور اطمینان ہو
اس برادر مومن سے کہہ کہ یاد خدا کرے اور درود پڑھے اور ان گولیونکو اپنی آستین مین رکھکر
دہنا ہاتھ آستین کے اندر ڈالے اور ان گولیون کو ہلاوے اور ایک گولی کو باہر نکالے اور
دیکھ کر یا خصوصیت سے کیکہ نہ نکالے بلکہ جو ہاتھ مین آوے اسکو نکال لے جب وہ نکال چکے
تو اس سے لیکر یاد خدا کرکے اسکو کھول اور اسکی پشت کو پڑھ جو اسمین لکھا ہو اسکے موافق عمل کر
اور اگر کوئی دوسرا آدمی نہ ملے تو خود ہی اپنی آستین مین رکھکر موافق مذکور عمل کرے پس
اگر افعل نکلے تو ضرور اس کام کو کر کہ تیری خیر اسمین ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر لاتفعل نکلے
تو ہرگز اسکو مت کر اور اس استخارہ کے مخالفت مت کیجیو ورنہ ضرر اٹھائیگا **مترجم** یعنی استخارہ
کی مخالفت ممانعت شرعی نہین کہ اسکے ارتکاب مین مجرم اور گنہگار ہو اسی طرح استخارہ کا
وجوب بھی وجوب شرعی نہین کہ اسکے ترک مین عاصی ہو بلکہ یہہ نہی بھی تنزیہی اور تلطفی ہے
اور یہہ وجوب وجوب استحبابی ہے مخالفت کرنے مین خوف ضرر ہے آرے مومن عارف کی
شان سے بعید ہے کہ خدا سے مشورہ لے اور اسکے خلاف کرے بلکہ خاصان خدا کے حق مین
ایسے موقع پر عصیان کا لفظ بھی بولا جاوے تو ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ عصیٰ آدم ربہ
مین خلاف مشورہ کرنے پر آدم صفی کو عاصی فرمایا ورنہ آدم صفی اللہ کی شان اس سے ارفع
ہے کہ باوجود عصمت ولوازم نبوت مرتکب معصیت ہون جیسا کہ اہلسنت کا عقیدہ ہے فتدبر و تشکر

بیان وجوب استخاره

آمدم بر سر مطلب - اور اگر وہ پرچہ نکلے کہ جسکی پشت پر کچھ نہین لکھا پس نماز فریضہ کے وقت تک
صبر کر بعد اسکے اٹھ اور دو رکعت نماز جس طرح پہلا اوپر بیان ہوا بجالا پس نماز واجب کو
ادا کر یا اول نماز واجب کو ادا کر بعد اسکے نماز استخارہ پڑہ اگر صبح اور عصر کا وقت نہو اور اگر
صبح کا وقت ہو تو چاہیئے کہ تعقیب اور دعا مین طلوع آفتاب تک مصروف رہے بعد اُس کے
نماز استخارہ پڑھے اور اگر عصر کا وقت ہو تو نمازِ استخارہ کو نماز عصر سے پہلے بجالاوے اور بعد
اسکے نمازِ عصر پڑہے **مترجم** کیونکہ عصر کے بعد نماز نوافل پڑھنا مکروہ ہے پس بدستور
اول عمل کر اگر پھر بھی سادہ پرچہ نکلے تو دوسرے فریضہ کے وقت یہی عمل کو اعادہ کرے
یہانتک کہ لکھا ہوا پرچہ نکلے ملا فرماتے ہین کہ ظاہر روایت یہہ ہے کہ پرچونکا لکھنا اور
لپیٹنا اور گولیون مین رکھنا نماز اور دعا کے ساتھ ہوا اور پرچونکا تراشنا قبل ہوا اور یہہ بھی
احتمال ہے کہ گولیان بنانا قبلِ نماز ہوا اور دور نہین کہ یہی اولیٰ ہو **دوسرا طریق**
یہہ ہے کہ کلینی اور سید وغیرہ نے بسند مرسل کسی امام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے
صحابہ سے انحضرت کے پوچھا کہ کسی کام کے کرنیکا میرا ارادہ ہوتا ہے اور کوئی شخص ایسا
نہین ملتا کہ اُس سے مشورہ کرون کیا علاج کرون حضرت نے فرمایا کہ اپنے خدا سے مشورہ کر
پوچھا کہ کیونکر مشورہ کرون فرمایا کہ اُس حاجت کو اپنے دل مین قصد کر اور دو پرچہ لیکر ایک
مین لا لکھ اور ایک مین نعم اور دونو پرچونکو ایک ایک مٹی کی گولی مین رکھکر دو رکعت
نماز پڑہ اور اُن دونو گولیونکو اپنے دامن کے نیچے رکھ لے اور کہہ یَا اللّٰہُ اِنِّیْ اُشَاوِرُکَ
فِیْ اَمْرِیْ ھٰذَا وَاَنْتَ خَیْرُ مُسْتَشَارٍ وَّمُشِیْرٍ فَاَشِرْ عَلَیَّ بِمَا فِیْہِ صَلَاحٌ وَّحُسْنُ عَاقِبَۃٍ
پس اپنا ہاتھ دامن کے نیچے ڈال کر اُن گولیون مین سے ایک کو نکال اور کھول کر
دیکھ اگر نعم ہو کر لے اگر لا ہو مت کر پھر حضرت نے فرمایا کہ خدا سے یون مشورہ کرنا

چاہئے **مترجم** یہہ روایت اگرچہ مرسل ہے مگر قرینہ سے معتبر معلوم ہوتی ہے اور یہہ
روایت ہمارے ان کی موید ہے کہ استخارہ قسم اول کے سوا اکثر اقسام استخارہ کے استشارہ بجدا
ہین **اور طریق** یہہ ہے کہ سید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مینے کتب شیعہ مین دیکھا ہے کہ
دو رقعہ پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ خِیَرَۃٌ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ لِعَبۡدِہٖ فُلَانِ ابۡنِ فُلَانٍ
اور اپنی حاجت کو لکھے اور ایک پرچہ کے آخیر مین لکھے اِفۡعَلۡ یَا مَوۡلٰی اور دوسرے کے آخر
مین لکھے تَوَقَّفۡ یَا مَوۡلٰی اور دونو رقعونکو ایک ایک مٹی کی گولی مین رکھ کر اُسکے اوپر پڑھے
الحمد للہ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس والضحی ہر ایک کو سات سات مرتبہ اور ایک
برتن پانی کا لیکر اپنے سامنے رکھے اور اُن گولیونکو اس پانی مین ڈالدے پس جو گولی پہلے
اُبھرے اور پھٹے اُس پر عمل کرے انشاء اللہ تعالی ٹھیک ہوگا **اور طریق** یہہ ہے کہ پھر
سید نے ذکر کیا ہے کہ مینے علی ابن یحیی خیاط کا لکھا ہوا دیکھا کہ یہہ استخارہ ہمارے آقا امیر المومنین کا
ہے ارادہ کرے جس مطلب کے لئے ہو اس استخارہ کو لکھے دو پرچون مین ایک کی پشت پر اِفۡعَلۡ
دوسرے کی پشت پر لَا تَفۡعَلۡ اور دونو پرچونکو مٹی کی گولی مین رکھ کر ترازو مین تولکر برابر کرے
اور پانی مین ڈالے جو گولی پیشتر پانی پر اُبھرے اُسپر عمل کرے اور اُسکے خلاف کرے اور
پرچون پر لکھنے کی یہہ دعا ہے مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ خِیَارَ مَنۡ فَوَّضَ اِلَیۡکَ
اَمۡرَہٗ وَاَسۡلَمَ اِلَیۡکَ نَفۡسَہٗ وَاسۡتَسۡلَمَ اِلَیۡکَ فِیۡ اَمۡرِہٖ وَخَلَا لَکَ وَجۡھُہٗ وَتَوَکَّلَ
عَلَیۡکَ فِیۡمَا نَزَلَ بِہٖ اَللّٰھُمَّ خِرۡ لِیۡ وَلَا تَخِرۡ عَلَیَّ وَکُنۡ لِیۡ وَلَا تَکُنۡ عَلَیَّ وَانۡصُرۡنِیۡ
وَلَا تَنۡصُرۡ عَلَیَّ وَاَعِنِّیۡ وَلَا تُعِنۡ عَلَیَّ وَمَکِّنِّیۡ وَلَا تُمَکِّنۡ عَلَیَّ مِنِّیۡ وَاھۡدِنِیۡ
لِلۡخَیۡرِ وَلَا تُضِلَّنِیۡ وَاَرۡضِنِیۡ بِقَضَآئِکَ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡ قَدَرِکَ اِنَّکَ تَفۡعَلُ
مَا تَشَآءُ وَتَحۡکُمُ مَا تُرِیۡدُ وَاَنۡتَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کَانَتِ الۡخِیَرَۃُ فِیۡ

امری هذا فی دینی و دنیای و عاقبۃ امری فسہلہ لی و ان کان غیر ذلک فاصرفہ عنی یا ارحم الراحمین انک علی کل شئ قدیر **اور طریق** یہہ ہے کہ پھر سید نے صاحب الزمان علیہ السلام سے نقل کیا ہے جسکا نام استخارہ مصریہ مشہور ہے کیفیت اسکی یہہ ہے کہ دو پرچہ لکھے خیرۃ من اللہ و رسولہ لفلان ابن فلانۃ اور نام اپنا اور اپنے مان کا لکھے اور ایک مین افعل اور دوسرے مین لا تفعل اور دو مٹی کی گولیون مین انکو رکھدے اور ایک قدح پانی کا بھر کر انہین ڈالدے پس وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور اس دعا کو نماز کے بعد پڑھے اللھم انی استخیرک خیار من فوض الیک امرہ و اسلم الیک نفسہ و توکل علیک فی امرہ و استسلم بک فیما نزل بہ من امرہ اللھم خر لی ولا تخر علی و اعنی ولا تعن علی و مکنی ولا تمکن منی واھدنی للخیر ولا تضلنی و ارضنی بقضائک و بارک لی فی قدرک انک تفعل ما تشاء و تعطی ما ترید اللھم ان کانت الخیرۃ لی فی امری ھذا و ھو کذا و کذا اور کذا کذا کی جگہہ اپنا مطلب کہے پھر کہے فسہلہ لی و اقدرنی علیہ و امرنی بفعلہ و اوضح لی طریق الھدایۃ الیہ و ان کان اللھم غیر ذلک فاصرفہ عنی الی الذی ھو خیر لی منہ فانک تقدر ولا اقدر و تعلم ولا اعلم و انت علام الغیوب یا ارحم الراحمین پھر سجدہ مین جاوے اور سو مرتبہ کہے استخیر اللہ برحمتہ خیرۃ فی عافیۃ پس سجدہ سے سر اٹھا کر منتظر بیٹھے کہ کونسا پرچہ پہلے پانی سے باہر نکلتا ہے اگر افعل پہلے نکلے اس کام کو کرے اگر لا تفعل پہلے نکلے نہ کرے **اور طریق** یہہ ہے کہ پھر سید نے شیخ ابو الفتح کرجکی سے کہ اکابر علماء شیعہ سے ہین روایت کیا ہے کہ دو پرچہ لکھے ایک مین افعل دوسرے مین لا تفعل اور ایک مقام مین اپنے نظرون سے علحدہ کردے اور نماز استخارہ پڑھ کر

عالم السر والخفیات جلشانہ سے اپنی خیر طلب کرے اور ایک پرچہ کو نکالکر اُس پر عمل کرے
ملا فرماتے ہین - کہ یہہ قسم بھی استخارہ کی معتبر استخارون مین داخل ہے اور بہت طرق سے وارد
ہوئی ہے اور عجب نہین کہ عمومات قرعہ بھی یعنے وہ حدیثین جو مطلق قرعہ کے باب مین وارد
ہین اس طریق کو بھی شامل ہووین **مترجم** یہہ عمل ساتوین مفتاح کے مناسب ہے کہ اسکے اندر
پرچہ کو گولی مین رکھنا مذکور نہین ہے مُلّا فرماتے ہین بہرحال جتنے طریقے مذکور ہوئے ہین سب پر عمل کرنا
خوب ہے خاص کر طریق اوّل پر اور اگر اور طریقونکے دعائین بھی طریق اول ہی مین شامل
کرلین تو بھی عیب نہین **مترجم** اور اگر اُن قواعد کے موافق عمل کرین جنکو نوع اوّل
مین لکھا ہے تب بھی ممکن ہے ٭

خاتمہ

یعنے امور نادرہ کے بیان مین - اور اسمین چند فائدے ہین **پہلا فائدہ** بخط شیخ سعید
شہید محمد ابن مکی حشر اللہ تعالی مع الشہداء الاولین اللہ انکا پچھلے شہدا کے ساتھ حشر کرے
دیکھا گیا کہ جب کوئی شخص کسی کام مین متردد ہوا اور یہہ نجانے کہ کیا عمل کرے تو اس
حدیث پر جو کتاب محمد ابن جریر طبری مین کہ کتاب الآداب الحمید سے موسوم ہے میری نظر
سے گزرا ہے عمل کرے - یعنے روح ابن الحرث نے اپنے باپ سے اُنہون نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے کہ انہون نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب کوئی امر عظیم تم کو پیش آوے
یا کوئی حادثہ باعث غم و رنج ہو تو چاہئے کہ وضو کرکے پاکیزہ لحاف و فرش مین تنہا سووے
اور کوئی عورت ہم بستر نہو سوتے وقت سورہ والشمس سورہ واللیل ہر ایک کو سات سات
مرتبہ پڑھے بعد اسکے کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِی مِنْ اَمْرِیْ ھٰذَا فَرَجًا یہہ پڑھکر سو رہے

پہلی رات کو یا تیسری یا پانچوین کو اور مجھے گمان ہے کہ ساتوین بھی کہا ہو کسی شخص کو
خواب مین دیکھیگا کہ وہ اس سے بیان کریگا کہ تیری خلاصی اس غم سے فلان چیز مین ہے
انس نے کہ جو راوی حدیث ہے بیان کیا کہ مجھکو ایک درد عظیم حادث ہوا کہ اُس کی
تدبیر میری خیال مین نہ آتی تھی یعنے اس عمل کو کیا اور سو گیا دیکھا یعنے کہ دو شخص میرے
پاس آئے ایک سرہانے اور ایک پائنتی بیٹھ گیا - ایک نے دوسرے سے کہا کہ اسکے تمام
بدن پر ہاتھ پھیر کر مرض کو دریافت کرو - جب اُنکا ہاتھ ایک مقام پر میرے سر کے پہنچا تو بولا
اس جگہہ پچھنے لگا اور بال اُتار اور کچھ سرش یا کوئی اور چیز ملدی کہ چیک جاوی بعد اسکی اُس نے یا دونو
نے کہا کہ انجیر اور زیتون بھی اُسکے شامل کر لی جب مین جاگا اُس مقام پر حجامت کرائی تندرست ہو گیا
او بہت سے آدمیونکو مینے تعلیم کیا - اُنہون نے اُس پر عمل کیا او شفا پائی مترجم محمد ابن جریر
علمائے اہلسنت سی ہین اور انس بھی ابو ہریرہ کا دینی بھائی ہے مگر شہید علیہ الرحمہ کا نقل کرنا اسبات
کی علامت ہے کہ کوئی اور سند بھی اس طریق کے لئے ہے - چنانچہ ملا فی این حدیث کو کتاب بحار الانوار
مین دوسرے طریق سے بہت بسط کی ساتھ نقل کیا ہے یا تجربہ سے اسکی جانچ کی ہو اور شیخ
طبرسی نے مکارم الاخلاق مین نقل کیا ہے کہ جس شخص کو کوئی امر پیش آدی جسمین اُسکو فکر ہو اور چاہے
کہ اُسکی تدبیر کو معلوم کری تو چاہئی کہ سوتے وقت سورہ والشمس و سورہ واللیل کو سات سات مرتبہ پڑھے کسی
شخص کو خواب مین دیکھے گا کہ اس امر مین وہ تدبیر تعلیم کریگا اور شیخ مفید نے کتاب اختصاص مین
بسند معتبر حضرت امام موسی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ جس شخص کو کوئی مطلب پیش آوی اور چاہے کہ
خواب مین ہماری زیارت کرے اور اپنے انجام اور مقام کو جانے پہچانے وہ تین رات غسل کرکے سووے
او حقتعالی سے مناجات کرے یعنے آہستہ آہستہ اپنے مطلب کو عرض کرے اور ہمارا توسل پکڑے - درگاہ خدا
مین ہمکو شفیع قرار دے تو ہمکو بخواب دیکھے گا اور اپنی مراد کو پہنچے گا اور شیخ محمد ہارون تلعکبری نے کتاب

رسولخدا کی خواب مین زیارت کرنا

مجموع الدعواۃ مین نقل کیا ہے جو شخص رسولخدا کو خواب مین دیکھنا چاہے شب جمعہ مین نماز مغرب کے بعد نوافل مین مشغول ہو اور کسی سی بات نہ کری عشا کی نماز پڑھ کر دو رکعت نماز پڑہے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے پس دو رکعت نماز بجا لادی ہر ایک رکعت مین الحمد کے بعد سات مرتبہ قل ہو اللہ پڑہے اور سلام کے بعد سجدہ مین جا کر سات مرتبہ درود پڑھو اور سات مرتبہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پس سجدہ سی سر اٹھا کے درست بیٹھ جاوے اور ہاتھ اٹھا کر کہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَہُمَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ پس کھڑا ہو کر ہاتھ اٹھا کر کہے یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا عَظِیْمَ الْجَلَالِ یَا عَظِیْمَ الْجَلَالِ یَا بَدِیْعَ الْکَمَالِ یَا کَرِیْمَ الْفِعَالِ یَا کَثِیْرَ النَّوَالِ یَا دَائِمَ الْاِفْضَالِ یَا کَبِیْرُ یَا مُتَعَالُ یَا اَوَّلُ بِلَا مِثَالٍ یَا قَیُّوْمُ بِغَیْرِ زَوَالٍ یَا وَاحِدُ بِلَا انْتِقَالٍ یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا رَازِقَ الْخَلَائِقِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَرِنِیْ حَبِیْبِیْ وَحَبِیْبَکَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ فِیْ مَنَامِیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پس قبلہ کو منہ کر کے سو جاوی اور درود پڑھنے مین مشغول رہے یہانتک کہ پڑھتے پڑھتے آنکھ لگ جاوے کہ انشاء اللہ آنحضرت کو خواب مین دیکھیگا

مترجم مناسب یہہ تھا کہ اس مقام خواب کی صحت اور اسکے اقسام کا تذکرہ ہوتا اور رویت معصوم کا بیان کیا جاتا اور حدیث مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ کی شرح کیجاتی لیکن چونکہ شہرت کی وجہ سی ملا علیہ الرحمہ نے ترک کیا ہمنے بھی ضروری نہ سمجھا الا چند کلمہ تحریر کرنے ضروری ہین اول یہہ فقہی احکام مین خواب کا اعتبار نہین ہو سکتا پس حلال و حرام اور مکروہ سنت پر خواب سند نہین نہ عقائد مین خواب پر دار مدار ہی ہان تائید منقول کے لئی کام آسکتے ہین دوسرے راوی کو دیکھنا چاہیے ہر کس و ناکس کے قول کا اعتبار نہین ہو سکتا باقی تر کتب مبسوطہ مین مسطور ہے *

دوسرا فائدہ

اخبار سابقہ سے معلوم ہوا کہ اوّل اور عمدہ باب استخارہ مین یہہ امر ہے کہ آدمی امور دنیا اور عقبی
مین اپنے عقل ناقص پر اعتماد نہ کرے کل امورین جناب مقدس تعالی شانہ پر توکّل رکھے اور معترف ہو
کہ مین بندہ عاجز جاہل ضعیف ہون اور میرا ایک خدا کریم و رحیم عالم قادر مہربان ہے کہ میرے تمام
مصالح کو مجھسے اور تمام مخلوقات سے بہتر جانتا ہے اپنے کامونکو اُسکے حوالہ کرتا ہون اور
اپنی خیر اُس سے طلب کرتا ہون پس لطف و رحمت خداوند کریم سے توسل کرے اور غسل اور
نماز دعائین کہ ابواب سابقہ مین مذکور ہوئین بجا لائے پس جس کام کا ارادہ کیا ہے اُسکو شروع
کرے اور جو پیش آوے اُس پر راضی ہوا اپنے حق مین اُسی کو بہتر جانے اگرچہ اُسکی خواہش
کے موافق نہو بعد اسکے استخارہ اپنے دل سے ہی جیسا کہ بیان ہوا اُسکے بعد استشارہ کا درجہ
ہے مترجم عجب نہین یہ قسم دوسری قسم سے مقدم ہو کہ درحقیقت یہ استخارہ اول کے قسم ہے
کہ اس مین مشورہ کی خیر خدا سے چاہا ہے اور استخارہ الہامی قرعہ وغیرہ کی اقسام سے ہے اُسکے بعد
پرچون اور گولیونکے استخارہ مین یا قرآن شریف سے فال دیکھنا یا تسبیح سے قرعہ ڈالنا اور
ظاہرا سب خوب ہین اگرچہ بعضے علمانے پچھلی صورت کو منع کیا ہے جیسا کہ سابق مین بیان
ہوا مترجم ایک نوع کو دوسری نوع پر یا ایک عمل کو دوسری عمل پر ترجیح اور اختیار کرنا
اسکا بیان نوع اول مین مذکور ہو چکا حاجت اعادہ نہین پھر بلا فرماتے ہین لیکن ظاہر یہ ہے
کہ استخارہ مطلقہ کے سوا جسکا بیان پہلے باب مین ہوا ہے اور استخارہ لینا محل وہ مقام ہے کہ انسان کو
تردد ہو پس وہ کام جنکی خوبی ظاہرا انسان کو معلوم ہووے اور کوئی تردد اُسمین نہو وہ محل
استخارہ نہین ہے اسی طرح او مستحب جنکی خوبی شرعا معلوم ہوچکی ہے محل استخارہ نہین البتہ
اگر اس باب مین تردد ہو کہ ان دونو یا چند سنتی کامونین سے کسی کو بجا لاؤن تو ہو سکتا ہے
اور واجب امورمین مطلقا استخارہ کرنیکی کوئی صورت نہین ہے بلکہ مشروع نہین اسیطرح امر حرام

مین استخارہ جائز نہین - لیکن استخارہ مطلقہ سب کامون مین خوب ہے مگر امر حرام مین کہ مطلقا
کوئی استخارہ مشروع نہین ہے **مترجم** آرے بعض علمار نے فرمایا ہے کہ اگر فعل واجب کو
کسی قید سے مقید کرے مثلا نذر مطلق مین استخارہ کرے کہ کل کو روزہ رکھون تو ہوسکتا ہے مگر خالی
وقت سے نہین اول تو استیاق فی الخیر کے یہ حکم خلاف ہی اور تاہم یہ استخارہ واجب مین نہ ہوا
بلکہ ایک امر اختیاری مین ہوا - چنانچہ شیخ مفید نے جواب مسائل غریبہ مین فرمایا ہے جس وقت
بندۂ مومن کے دو امر دل مین گذرین دنیاوی کامون سے اور انمین مترددہو وے جیسے سفر
کرنا مقام کرنا نکاح کرنا بردہ خریدنا اور مثل انکے تو سنت ہی کہ بدون استخارہ کے ان اعمال کا متوجہ
ہو استخارہ کے بعد اگر ایک امر انمین سے اسکے نزدیک رجحان پیدا کرے تو اسپر عمل کرے اور
اگر کوئی راجح نہو تو خدا پر توکل کرے اور انمین سے جسکو چاہے کرلے انشاء اللہ وہی بہتر ہوگا - اور
مناسب نہین ہے اس امر مین استخارہ کرنا جو منع ہوا اور امر واجب کے واسطے بھی استخارہ نہین
ہوتا استخارہ امور مباحیہ مین ہوتا ہے یا دو امر سنتی مین کہ جن دونو کو ایک وقت مین عمل مین
نہین لاسکتا جیسے سنتی جہاد اور سنتی حج یا دو معصوم کی زیارت مین مترددہو کہ یہان جائے
یا پہلے کہان جائے یا دو برادر مومن کے ساتھ سلوک کرنے مین تردد ہوا اور دونو کو عمل مین نہ
لاسکتا ہو **مترجم** اسی طرح مسائل اختلافیہ مین احتیاطا استخارہ سے فتوی دینا یا عمل کرنا مبحوث عنہ
اور بیقاعدہ بات ہی مگر بعض اکابرین کو کرتے دیکھا ہے اسی طرح غیر طبیب کو استخارہ سے نسخہ لکھنا دوا
تجویز کرنا محل کلام ہے آری وقت ضرورت ومجبوری خصوصا جو فی الجملہ تجربہ کار ہو مجاز ہو تو
عجب نہین ✤

تیسرا فائدہ

بعضے علما نے اسمین وغدغہ کیا ہے کہ آیا دوسرے کیلئے استخارہ کرسکتے ہین یا نہین کیونکہ جبتک

روایتین سابق مین مذکور ہوئی ہین کسی مین وکالت اور نیابت کا ذکر نہین ہی اور سید
ابن طاؤس نے جائز قرار دیا ہے اس دلیل سے کہ مومن کی حاجت روائی مین یہہ بھی داخل ہے
اور ممکن ہے۔ کہ استخارہ کرنیوالا اسکو ایک حاجت قرار دے اور قصد کرے کہ اُس سے کہہ
مین کرلو کرلے خوب ہی یا نہ کہون اگرچہ وکالت کے عموم سے دور نہین کہ استخارہ بھی شامل ہو لیکن
احوط یہہ ہے کہ صاحب حاجت خود متوجہ استخارہ کا ہو کہ جبکا اضطرار زیادہ ہے اُسکا توسل بھی
درگاہ خدا مین زیادہ ہوتا ہے اور اگر غیر کا فعل اس مقام مین قائمقام اپنے فعل کے ہوسکتا
تو باوجود اس کثرت احادیث کے کسی حدیث مین تو صراحۃً کنایۃً وارد ہوتا اور باوجود اس
توجہ اور التفات اور مرحمت کے جو ہمارے ائمہ علیہم السلام کو نسبت اپنے غلامونکے مبذول
تھی کبھی تو کسی کے لئے استخارہ کرتے اور باوجود شیعون کے اسقدر گستاخ ہونیکی کسی ایک حدیث
مین تو مذکور ہوتا کہ کسینے اُنسے اس بات کی استدعا کی **مترجم** ملا علیہ الرحمہ کی تحریر بہت
چست اور درست ہے خصوص قسم اول مین نیابت نہ معقول ہی اور نہ منقول الیہ عموم دعا مین
شمول ہی ولاکن کسیکا کسی کے لئے دعائے خیر کرنا گو عمدہ بات ہی مگر خود صاحب غرض کا استخارہ
اور طلب خیر نہین کہلاتا جو مامور بہ ہی اور باقی اقسام مین جو استخارہ اور قرعہ اور تفاول کے
قسمین ہین بیشک نیابت متصور ہوسکتی ہے کہ دوسرا شخص قصد کرے کہ فلانیکی جانب سے
استخارہ دیکھتا ہون ولاکن بقول ملا علیہ الرحمہ بدون کسی نقل خاص کے تردد سے خالی نہین
اور دوسرے کو وہ حضور قلب ہونا مشکل ہے جو صاحب غرض کو ہوگا۔ اور اگر اصالۃً
بقصد مشورہ دینے کے استخارہ کریگا تو علاوہ اسکے کہ مشورہ دینے کا استخارہ ہوگا نہ اصل کام کا
یہہ دونوں امر نتیجہ مین اکثر مختلف ہوتے ہین ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ ہمکو حکم آیا کہ ہم اسکو
مشورہ اور صلاح دین کہ کرے یا نہ کرے اور جب اُس نے خود استخارہ لیا تو اُس کے خلاف جواب

نکلا اور مین بعد دونو استخارہ دن کے مصلحت معلوم ہوئی۔ کہ اگر مثلاً ہم اُسے حکم کو بیان کرتے جو ہمکو آیا ہے تو وہ ہمکو متہم رکھتا کہ اپنے غرض سے اُنھون نے ایسا کہدیا خاص کر بیع رہن نکاح وغیرہ معاملات مین کہ طرفین سومن ہون اسی طرح مقدمات مین چنانچہ ایک دفعہ بمقام نظام آباد مین ہمارا قصد تھا کہ ایک کرایہ سے اپنا عقد کرین اور کچھ خاص کو یہ امر معلوم تھا اور نوبت پیام وسلام کی آچکی تھی کہ اس اثنا مین ایک شخص نے اُسے مقام پر اپنے فرزند کے لئے عقد کا قصد کیا اور ہمارے پاس استخارہ کو آیا ہم نے یہ عذر کیا کہ شیخ جعفر صاحب نے منہج الرشاد مین نیابۃً استخارہ کے بارہ مین اشکال فرمائی ہے خصوص استخارہ ذات الرقعہ کے باب مین کہ اسمین دوسرے کی نیابۃً نماز پڑھنی پڑتی ہے اور سوائے حج اور زیارت کے حالت نیابت مین ایک شخص دوسرے کی طرف سے نماز پڑھ نہین سکتا۔ آپ خود استخارہ کیجئے صاحب غرض نے خود استخارہ کیا تو اُنکو منع آیا پس خیال کیجئے کہ اگر ہم اُس شخص کی عوض استخارہ کرتے خواہ نیابۃً یا مشورہ دینے کی نیت سے تو ضرور تھا کہ بغرض ہمارے حفظ کے ہمکو رائے دینے کا حکم آتا تو اُنکی مضر تھا یا کہ ہمکو بھی منع آتا اور ہم اُنکو منع کرتے اور بعد مین جب اُنکو اصل حال پر اطلاع ہوتی تو وہ ضرور ہمکو متہم کرتے کہ ہمکو اس شخص نے اپنے مطلب کے لئے منع کیا تھا علاوہ اسکے اور ضرر بھی ما و را اسکے متصور مین کہ جس سے اہل کے استخارہ کرنے مین نائب کو نجات اور خلاصی ہے۔ بہر حال اگر حسب رواج عوام کے اُنکو خلاصی نہووے تو نیابت کے قصد سے دیکھے کہ وہ مشورہ کے قصد سے اقوی اور صلح حال صاحب غرض ہو مگر ذات الرقعہ وغیرہ جنمین نماز پڑھی جاتی ہے سوائے مشورہ دینے کے آئین دوسرا قصد نہین ہو سکتا +

چوتھا فائدہ

مترجم ایک کام کے لئے چند بار استخارہ کرنا ایک طریق سے ہو یا مختلف طریقون سے

اصالۃً ہو یا نیابۃً یا مختلف جبتک نیت مین تبدل و تغیر نہ کیا جاوے مشکل ہے ایک
وقت مین یا مختلف اوقات مین بنظر احتیاط و اطمینان ہو یا کسی اور نظر سے الا استخارہ قسم اول
کہ دوبارہ بلکہ سہ بارہ بھی ہو تو خوب ہے اسی طرح استخارہ بمعنی استشارہ کا حال ہے اور اگر ایسا کیا
لاعلمی سے یا عمداً اور مطابق نکلا تو کچھ بحث نہین لیکن اگر خلاف نکلا تو کس پر عمل کرے اسمین
سخت تردد ہے شق اخیر پر عمل کرنا خصوص اُن کامون مین جہان فاصلہ وقت سے فرق
پڑ سکتا ہو محتمل ہے علی الخصوص جبکہ عمل مین شک رہ جاوے یا جواب صاف نہ حاصل ہو
اور مختلف طریقون سے کیا ہو تو ذات الرقعہ کو ترجیح ہو تو عجب نہین ولاکن دغدغہ سے
خالی نہین اور از سر نو استخارہ کرلے تو شاید مخلصی کی صورت ہو ÷

پانچوان فائدہ

بیان صدر سے ظاہر ہے کہ استخارہ سے مقصود طلب خیر ہے کہ الٰہی خیر کرنا یا اس امر کا
استعلام ہے کہ یہہ امر خیر ہے یا شر نافع ہے یا مضر استغابہ اور طلب غیب مراد نہین کہ یہہ
کام ہوگا یا نہوگا جیسا کہ بعض جہال و عوام خیال کرتے ہین اور نہونے پر استخارہ سے بدظن
ہوتے ہین مثلاً کہین جاتے وقت استخارہ دیکھین تو حکم سے یہہ مطلب ہے کہ جانا بہتر ہے باقی
ملاقات ہوگی یا نہوگی اس سے بحث نہین اگرچہ بیشتر مطلب بھی حاصل ہو جاتا ہے
خصوصاً جبکہ ہر چہار طرف سے گھیر لیا جاوے چنانچہ بہت دفعہ تجربہ ہوا ہے اور نیز بار بار
اور بلا ضرورت استخارہ کرنا بھی بہتر نہین کہ ہر ایک جگہہ نفع و ضرر کو پہچاننا ہر کسی کا کام نہین
بلکہ طاقت بشری سے باہر ہے۔ پس خوف ہی کہ بدگمان ہو جاوے اور بسا ہے کہ ایسے وسوسے
لیے استخارہ باعث عسر و حرج ہو جاتا ہے پس ملا فرماتے ہین اور یہی مترجم عرض کرتا ہے
کہ ایک وجہ ہمارے اس رسالہ لکھنے کی یہہ ہے کہ برادران ایمانی اخبار و آثار ائمہ طاہرین

اور پیشوایان دین پر کہ جو اس باب مین وارد ہوئی ہین مطلع ہوئن اور کیفیت انواع استخارہ کو جانین کہ جس کا جس قسم پر جی چاہے اپنے حوائج مین اُس طریق سے استخارہ کرے اور تمام امور مین اپنے پروردگار پر اعتماد رکھے اور جانے کہ خداوند کریم نے اپنا در فیض اپنے بندون پر بند نہین کیا ہر شخص کو ہر ایک امور مین اپنی درگاہ مین طلب کیا ہے اور ہم عاصیون کے گناہ اُسکے لطف و احسان کو مانع نہین ہوتے **مترجم** اور نیز نجوم و رمل وغیرہ علوم منہی عنہ اور غیر معتبر اور جھوٹے فالون کے جانب رجوع کرنے سے محفوظ رہین - اب اُن لوگون سے جو اس رسالہ پر عمل کرین یہ التماس ہے کہ جناب ملا محمد باقر علیہ الرحمہ کو اور اُنکے ساتھ اس مترجم عاصی کو حال حیات مین اور بعد انہ وفات دعائے خیر سے یاد کرین اور سہو و خطا پر کہ لازمہ ہر غیر معصوم کا ہے مواخذہ نہ فرمائین کہ ملا علیہ الرحمہ نے اس رسالہ کو باوجود توزیع بال و تشتت احوال و فور اشغال کے چند شب مین ماہ مبارک رمضان سنہ ۱۰۹۴ ہجری مین - اور مترجم نے باوجود انہین حالات اور قلت استعداد کے چند تاریخون مین ربیع الاول و ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری مین اور اُس قلیل فرصت مین جو اوقات درس پر مدرسہ مین حاصل ہوئی اس ترجمہ کو عزیزی حافظ شیخ فیاض حسین انصاری کرالوی کو املا کرایا پھر اصل عبارت سے ترجمہ کو ملایا پھر ادعیہ کا مقابلہ کیا اور چونکہ دونو نسخہ مطبوعہ لکھنؤ قدیم و جدید بعض جگہ عبارت مین بھی مخدوش تھے اور اعراب سے معری ہین اور اکثر مومنین بدون اسکے ادعیہ کو پڑھ نہین سکتے ناچار تا بمقدور عبارت کے لئے تصحیح کی اور کُل ادعیہ کو بھی اعراب لگائے اور جا بجا اصل رسالہ کے اجمال کو رفع کیا اور ضروری مطالب کو بڑھایا اور شکوک کو دفع کیا - امید ہے کہ اب یہہ رسالہ مکمل سمجھا جاوے اور انفع قرار پاوے والحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ علے محمد سید المرسلین و عترت الطاہرین +

تمام شد

فہرست بعض کتب منجملہ کتب موجودہ کتبخانہ مطبع یوسفی دہلی

نمبر	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	قرآن شریف درجہ دوم	سے ر	۱۸	فضائل مرتضوی کلان	عہ ر
۲	درجہ سوم	صہ ر	۱۹	ایضاً ۱۲ جزو	۸ر
۳	درجہ چہارم	للعہ	۲۰	تحفہ جعفری	۳ر
۴	تفسیر عمدۃ البیان درجہ دوم	عہ	۲۱	بیاض نوحہ جات سفید	۱۴ر
۵	درجہ سوم	عہ	۲۲	ایضاً پنجرنگا	عہ ر
۶	سفینۃ النجات در ادعیہ اردو	۱۰ر	۲۳	توضیح عزا	عہ ۸ر
۷	ہرہشت جلد سبب نامہ	۳ے	۲۴	سراج غم ہر سہ جلد	عہ ۱۲ر
۸	سیارۃ الہدیٰ	۱۲ر	۲۵	وقائع خلافت حضرت علیؑ	۶ر
۹	آیات محکمات (اردو)	۶ر	۲۶	نان و نمک	۳ر
۱۰	عمدۃ الانشاء (اردو)	۶ر	۲۷	تجہیز الموتےٰ	ار ۶ پائی
۱۱	رمی الجمرات (اردو)	عہ ۴ر	۲۸	صراط النجات	۴ر
۱۲	حد تحقیق بمشرب سنی	عہ ۱۲ر	۲۹	بنیان الایمان	۸ر
۱۳	مودۃ الاسلام	۸ر	۳۰	ہدایۃ الصلوٰۃ	۲ر
۱۴	سراج الایمان	۱ے ر	۳۱	حدیث نبوی	۴ر
۱۵	دلیل الحسنات	۳ر	۳۲	تنقیح المسائل	۲ر
۱۶	انوار الہدیٰ	عہ ۲ر	۳۳	تذکرۃ المعصومین اردو	۱۲ر
۱۷	شمس الضحیٰ	عہ ۴ر	۳۴	رفع المغالطہ فارسی	عہ ر

[illegible]	نام کتاب	[illegible]	[illegible]	نام کتاب	[illegible]
۱	مجمع البحرین فی ادلتہ الفریقین	صہ/	۱۹	حیات القلوب اردو کامل	سعہ/
۲	تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین	للعہ	۲۰	ایضًا فارسی	صہ/
۳	قسم اعلےٰ		۲۱	عین الحیات فارسی	عما/
۴	ایضًا قسم دوم	سے	۲۲	رسالہ سبعہ	۴ر
۵	ایضًا قسم سوم	عہ ۸ر	۲۳	جنگ جمل	۲ر
۶	وظائف الابرار مترجم	۱۰ر	۲۴	مناقب اہلبیتؑ اردو	ار
۷	جاوۂ حیدری (اردو)	۵و۶ر	۲۵	مثنوی گل باغ ارم	عہ ۴ر
۸	بیاض نوحہ جات خورد	۶ر	۲۶	مسالک الافہام قلمی	مار
۹	بزم ماتم	۶ر	۲۷	نخل ماتم	۸ر
۱۰	جامع عباسی اردو لبت بابی	عہ ۴ر	۲۸	ضیاء المشرقین	۴ر
۱۱	خلاصتہ المصائب	۱۲ر	۲۹	ریحان غم جلد اول	عہ ۴ر
۱۲	قران السعدین	۴ر	۳۰	دُرّ المصائب	۱۲ر
۱۳	کار آمد ذاکرین عرف ماتم حسین	۵ر	۳۱	غلبہ حیدری	۵ر
۱۴	اعجاز حسینی عرف دہ مجلس	۴ر	۳۲	مصائب الشہدے	عہ ۴ر
۱۵	خلاصتہ الطاعات	۶ر	۳۳	ناردات لہب	۲ر
۱۶	مفاتیح الغیب الموسوم بہ		۳۴	زبدۃ المصائب	عہ ۴ر
۱۷	عناقید الجیب از ملا باقرؒ ترجمہ اردو	۲ر	۳۵	کحل الناظرین	۸ر
۱۸	قول مختوم فی عقد ام کلثومؑ	۳ر	۳۶	تفسیر حضرت امام حسن عسکریؑ	عما/

فہرست بعض کتب منجملہ کتب موجودہ کتب خانہ مطبع یوسفی دہلی

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین	صہ ر	۱۷	صراط النجات (مطبوعہ لکھنؤ)	۴ر
۲	قرآن شریف درجہ دوم	سے ر	۱۸	ہدایت الصلوٰۃ (مطبوعہ مطبع یوسفی)	۲ر
۳	درجہ سوم	صہ ر	۱۹	تذکرۃ المعصومین (اردو)	۱۲ر
۴	درجہ چہارم حنائی	للعہ ر	۲۰	دفع المغالطہ (فارسی)	صہ ر
۵	تفسیر عمدۃ البیان درجہ دوم	عـہ	۲۱	کھری بات (اردو)	۱ر
۶	درجہ سوم	عـہ	۲۲	قصہ جمیلہ (اردو)	۱ر
۷	ہر ہشت جلد سیب نامہ	سے	۲۳	وظائف الابرار مترجم	۱۰ر و ر
۸	بیاض نوحہ جات سفید	۱۴ر	۲۴	رسالہ طلسمات فلاطیس	۰۱ر
۹	ایضاً پنجر نگا	عہ ر	۲۵	بیاض نوحہ جات خورد	۶ر
۱۰	توضیح عزا	عہ ر	۲۶	بزم ماتم (مطبوعہ مطبع یوسفی)	۶ر
۱۱	قول مختوم فی عقد ام کلثوم	۳ر	۲۷	جامع عباسی اردو بست بابی	عصہ ۴ر
۱۲		عـعا ۱۲ر	۲۸	خلاصۃ المصائب	۱۲ر
	م اعلیٰ	۶ر	۲۹	قران السعدین (مطبوعہ مطبع یوسفی)	۴ر
		۵ر	۳۰	کار آمد ذاکرین عرف ماتم حسین	۵ر
		۶ر	۳۱	اعجاز حسینی عرف دہ مجلس	۴ر
		تعور	۳۲	شرح خطبہ امام رضا علیہ السلام	۲ر